# اسلامی بینکاری

## ایک حقیقت پسندانہ جائزہ

www.KitaboSunnat.com

تحریر
مولانا ڈاکٹر اعجاز احمد صمدانی
اُستاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

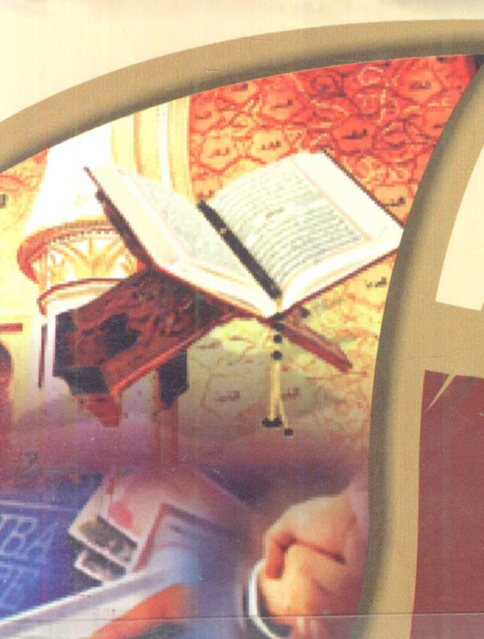

297،32
1531

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قال عثمان رضی اللہ عنہ

"إنکم إلی إمام فعال أحوج منکم إلی إمامٍ قوال"

(تفسیر القرطبی ۱۸:۱۱۵)

# اسلامی بینکاری

## ایک حقیقت پسندانہ جائزہ

ڈاکٹر مولانا اعجاز احمد صمدانی

استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

www.KitaboSunnat.com

ناشر

ادارہ اسلامیات کراچی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

کتاب: اسلامی بینکاری، ایک حقیقت پسندانہ جائزہ

مؤلف: ڈاکٹر مولانا اعجاز احمد صمدانی

باہتمام: ماشرف برادران سلمہم الرحمٰن

ناشر: ادارہ اسلامیات کراچی۔ لاہور

کمپوزنگ: طلحہ کمپیوٹر کمپوزنگ

سن اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ، ستمبر ۲۰۰۶ء

**پبلشرز بک سیلرز ایکسپورٹرز**

☆ادارہ اسلامیات موہن روڈ، چوک اردو بازار کراچی فون: ۲۷۲۲۴۰۱

☆ادارہ اسلامیات ۱۹۰، انارکلی، لاہور۔ پاکستان فون: ۷۵۳۲۵۵

☆ادارہ اسلامیات دیناناتھ مینشن مال روڈ، لاہور فون: ۷۳۲۴۴۱۲

**ملنے کے پتے:۔**

ادارۃ المعارف: ڈاکخانہ دارالعلوم کراچی ۱۴

مکتبہ دارالعلوم: جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

دارالاشاعت: ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۱

بیت القرآن: اردو بازار کراچی نمبر ۱

بیت الکتب: نزد اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کراچی

بیت العلوم: ۲۶ نابھہ روڈ لاہور

ادارہ تالیفات اشرفیہ: بیرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر

ادارہ تالیفات اشرفیہ: جامع مسجد تھانے والی ہارون آباد بہاولنگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# فہرست عنوانات

رائے گرامی حضرت مولانا محمود اشرف عثمانی صاحب مدظلہم ۵
مقامِ مسرت ۹
تیز رفتار تبدیلیاں ۱۰
علماءِ کرام کی ذمہ داری ۱۰
بہت بڑا المیہ ۱۲
اسلامی بینکوں کے موجودہ طریقے مثالی نہیں، لیکن جائز ہیں ۱۳
کیا یہ کان کو ادھر کے بجائے اُدھر سے پکڑنے والی بات ہے ۱۵
عجیب منطق ۱۸
صرف ظاہری مماثلت کیوں ہے؟ ۱۹
کنونشنل بینک کی مثال ۲۱
ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ ۲۲
بینک کے بنیادی حصے ۲۴
Asset Side میں کنونشنل اور اسلامی بینک میں فرق ۲۴
مرابحہ ۲۶
جامع معاہدہ ۲۶
۲۔ مطلوبہ سامان کی خریداری ۲۷
۳۔ خریدے گئے سامان پر قبضہ اور بینک کو اطلاع ۲۸
مرابحہ کا انعقاد ۲۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


چیک اینڈ بیلنس کا نظام ―――――――― ۲۹

مرابحہ اور سودی معاملے میں فرق ―――――――― ۳۰

اجارہ ―――――――― ۳۲

بینکوں میں رائج اجارہ ―――――――― ۳۳

کنونشنل بینکوں کی لیز میں شرعی خرابیاں ―――――――― ۳۳

اسلامی بینکوں کے اجارہ میں ان خرابیوں کو کیسے دور کیا گیا؟ ―――――――― ۳۴

اجارہ اور کنونشنل لیز کے انشورنس میں فرق ―――――――― ۳۷

مشارکہ متناقصہ ―――――――― ۳۹

وضاحت ―――――――― ۴۲

چند اہم مسائل ―――――――― ۴۲

پہلا مسئلہ: کلائنٹ سے وعدہ لینا ―――――――― ۴۳

دوسرا مسئلہ: صدقہ کی وصولی ―――――――― ۴۵

تیسرا مسئلہ: انشورنس ―――――――― ۴۹

چوتھا مسئلہ: شرحِ سود کو معیار بنانا ―――――――― ۵۲

متبادل کی تلاش بھی کرنی چاہیے ―――――――― ۵۴

Liability Side میں اسلامی بینک کا کنونشنل بینک سے فرق ―――――――― ۵۶

کنونشنل اور اسلامی بینک کا کرنٹ اکاؤنٹ ایک جیسا ہے ―――――――― ۵۶

دیگر اکاؤنٹس میں فرق ―――――――― ۵۷

اسلامی بینک پہلے سے نفع متعین نہیں کرسکتا ―――――――― ۵۹

شخصی غلطی کو نظام کی غلطی قرار دینا درست نہیں ―――――――― ۶۰

صحیح معلومات حاصل کرنے کا طریقہ ―――――――― ۶۱

چند توجہ طلب پہلو ―――――――― ۶۲

حقیقت حال ―――――――― ۶۳


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# رائے گرامی

## حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب مدظلہم

## استاذ الحدیث ونائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

الحمد للّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی خصوصاً علی سیدنا محمدن المصطفیٰ وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔

اما بعد!

اس میں کیا شبہ ہے کہ دینِ اسلام صرف نظریاتی دین نہیں بلکہ عملی دین ہے اور دنیا وآخرت درست کرنے کے لئے اس کی جامع ہدایات زندگی کے ہر شعبہ میں اعلیٰ ترین راہِ اعتدال کی مظہر ہیں۔

حاملینِ دین متین، فقہاء امت کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ توحید پر مبنی یہ دینِ حنیف محض ایک نظریہ بن کر نہ رہے بلکہ عملی زندگی کے تمام شعبوں میں اس کا نفاذ ہو، زندگی کے تمام معاملات قرآن وسنت کے نور سے منور رہوں تاکہ لوگوں کی دنیا وآخرت درست ہو سکے۔ اس مقصد کے لئے فقہاءِ امت نے جسمانی تکلیفیں اٹھا کر اور مشقتیں برداشت کر کے قرآن وسنت کی عملی تطبیق کے راستے امت کے سامنے کھول کر بیان کئے تاکہ زندگی کے تمام شعبوں میں اقامتِ دین کا فریضہ ادا کیا جا سکے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہا اللہ تعالیٰ کے شاگرد رشید، اور امام شافعیؒ کے استاذِ مکرم ''امام محمد بن الحسن الشیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ'' جو فقہ حنفی کے جامع بھی ہیں اور فقہاءِ امت کے سلسلۃ الذهب کی مؤثر ترین کڑی بھی، انہوں نے بھی اپنے دور میں شرعی مسائل کی عملی تطبیق کیلئے یہ مشقت برداشت فرمائی۔ چنانچہ علامہ زاہد کوثریؒ نے اپنی کتاب ''بلوغ الامانی'' میں ''مناقب کردری'' کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حسن بن شہوب فرماتے تھے کہ میں نے امام محمد بن الحسن کو دیکھا ہے وہ سناروں کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کے معاملات کے بارے میں ان سے پوچھتے کہ وہ آپس میں معاملات کس طرح انجام دیتے ہیں (بلوغ الامانی ص:۴۴)

فقہاءِ امت کے اسی سلسلۃ الذهب کی ایک کڑی شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم ہیں جنہوں نے سودی بینکاری کے معاملات کو گہرائی کے ساتھ جاننے اور سمجھنے کے بعد قرآن وسنت کے شرعی احکام کی عملی تطبیق پر مبنی اسلامی بینکاری کو حقیقت کی شکل دینے میں اپنی توانائیاں صرف فرمائیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ الحمد للہ آج پوری دنیا میں اسلامی بینکاری کی عملی شکل سب مسلمانوں کے سامنے ہے۔

یہاں یہ بات واضح رہے کہ سودی بینکاری کا نظام دو سو سال پرانا ہے جبکہ اسلامی بینکاری کے نظام کو ابھی بیس پچیس سال بھی نہیں گذرے، یہ ابھی اپنے ابتدائی مرحلہ میں ہے اسلئے اس میں ابھی مزید سے مزید بہتری کی گنجائش موجود ہے لیکن اس کے باوجود اس کا وجود مسلمانوں کیلئے رحمت کا باعث ہوا ہے اور ان اکاؤنٹ ہولڈروں، تاجروں اور سرمایہ کاروں کیلئے جو حرام سے بچ کر حلال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے دائرہ میں کام کرنا چاہتے ہیں، جائز اور حلال سرمایہ کاری کا ایک میدان کھل گیا ہے جو انشاء اللہ روز بروز وسعت اختیار کرتا جائیگا۔

غیر سودی بینکاری کے اس نظام کو جہاں عالمِ اسلام کے علماء، فقہاء اور عامۃ المسلمین میں غیر معمولی پذیرائی حاصل ہوئی، وہاں اس پر بعض حلقوں کی طرف سے تنقید بھی کی جارہی ہے۔ زیادہ تر تنقید تو ان لوگوں کی طرف سے ہے جو سودی نظام کے عادی ہو چکے ہیں اور کنوینشنل بینکنگ کا نظام ان کے مزاج و مذاق میں اس طرح رس بس گیا ہے کہ وہ اُسے چھوڑ کر اسلامی بینکاری سے متعلق فقہی شرائط کو پورا کرنے سے گھبراتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ قرض اور سود کا آسان اور پرانا سسٹم اسی طرح چلتا چلا جائے اور انہیں کچھ تبدیلی نہ کرنی پڑے۔

دوسری تنقید ان بعض حضرات کی طرف سے ہے جنہیں کنوینشنل بینکنگ اور پھر اس کے مقابلہ میں غیر سودی اسلامی بینکاری کے عملی فرق کا پوری طرح اندازہ نہیں اور نہ اس کی عملی تطبیق ان کے سامنے ہے یا پھر انہیں متبادل غیر سودی شرعی طریق کار کی بعض شقوں پر اعتراض ہے۔

اس قسم کی تنقیدات کو ہمیشہ توجہ سے سنا اور پڑھا گیا ہے اور اس میں کوئی بات اگر عملی طور پر قابل قبول ہوئی تو اسے قبول کرنے سے بھی کبھی پرہیز نہیں کیا گیا لیکن کسی مضمون یا تحریر کے ذریعہ اس کا جواب دینے کی کوشش ابتک نہیں کی گئی غالباً اس کی دو وجہیں ہیں۔

اوّلاً: جو حضرات تنقید فرماتے ہیں اور مخلص ہیں تو ان کیلئے زبانی یا تحریری تنقید سے کہیں بہتر صورت یہ ہے کہ وہ عامۃ المسلمین کیلئے سودی بینکنگ کا متبادل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شرعی نظام خود عملی طور پر قائم فرمائیں تاکہ ان کے مثالی نمونہ کی پیروی کی جاسکے۔

ثانیاً: اکثر تنقیدیں علمی سطح سے نیچے اتر کر ذاتیات کے دائرہ میں آجاتی ہیں اور لہجہ اور بیان کے اعتبار سے سلف صالحین کے طریقہ سے پست تر ہوتی ہیں۔

لہذا ابتک ان تنقیدات کو بغور سنا اور پڑھا تو گیا مگر جواب دینے کی طرف توجہ نہیں کی گئی، لیکن اسلامی بینکاری روز بروز جس طرح وسیع تر ہورہی ہے اور مسلمان سود سے بچ کر متبادل شرعی نظام کی طرف جس تیزی سے متوجہ ہورہے ہیں اس کی بناء پر اب ضرورت پیش آرہی تھی کہ اگر کوئی علمی شبہات ہوں تو ان کی وضاحت کردی جائے۔الحمد للہ کہ عزیز مکرم مولانا اعجاز احمد صمدانی صاحب سلمہ وزید مجدہم استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی نے ان شبہات کے بارے میں یہ مختصر مگر جامع تحریر مرتب کی ہے جس میں اسلامی بینکاری کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیا ہے۔

امید ہے کہ اس تحریر سے قارئین کے شبہات کا ازالہ ہوگا اور عملی طور پر اسلامی بینکاری جن مراحل سے گذر رہی ہے اس کی صحیح حقیقت بھی ان کے سامنے آئیگی۔

اللہ تعالیٰ اس تحریر کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور کام کرنے والوں کو اسلامی بینکاری شریعت کے مطابق مثالی اور بہتر سے بہتر بنانے کی توفیق سے بھی نوازیں۔آمین

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۶/۸/۱۴۲۷ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اسلامی بینکاری ۔ ایک حقیقت پسندانہ جائزہ

الحمد للہ رب العالمین ، والصلوٰۃ والسلام علی سیّد الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ۔

امّا بعد!

## مقامِ مسرّت:

یہ بات باعثِ مسرّت ہے کہ وطن عزیز سمیت پوری دنیا میں اسلامی بینکاری کا رجحان روز بروز بڑھ رہا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف نئے اسلامی بینک قائم ہو رہے ہیں بلکہ پہلے سے موجود کنوینشنل بینک بھی اپنے ہاں اسلامی بینکاری کے شعبے (Departments) قائم کر رہے ہیں ۔ اس تبدیلی سے نہ صرف اس بات کی حقانیت ظاہر ہوتی ہے کہ اسلام وہ واحد دینِ حق ہے جو چودہ صدیاں گذرنے کے بعد بھی پیش آنے والے نت نئے مسائل کی رہنمائی کی پوری صلاحیت رکھتا ہے بلکہ یہ حوصلہ افزا پہلو بھی سامنے آتا ہے کہ اب مسلمانوں نے اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عملی زندگی کو صرف مسجد ومحراب تک محدود رکھنے کے بجائے زندگی کے دیگر شعبوں خصوصاً مالی معاملات میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

## تیز رفتار تبدیلیاں:

یہ ایک حقیقت ہے کہ وقت کا دھارا تیزی سے بدل رہا ہے اور اس میں روز بروز انقلابی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں شاید زندگی کا کوئی میدان بھی ایسا نہ ہو جس میں جدّت رونما نہ ہوئی ہو۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں آنے والی تبدیلیاں تو ہیں ہی ایسی کہ کسی فردِ بشر کے لئے ان کا انکار کرنا ممکن نہیں لیکن زندگی کے دوسرے شعبے بھی انقلاباتِ زمانہ سے خالی نہیں رہے۔ معیشت کے میدان میں جو پیچیدگی اس دور میں رونما ہوئی ہے، ماضی کے انسان کے لئے اس کا تصوّر بھی مشکل تھا۔ بیع الخیارات (Option Sale)، عقود المستقبلیات (Future Sale) حاضر اور غائب سودے (Forward Sale) اور تعیینِ قیمت کے لئے بینچ مارک (Bench mark) کا استعمال اور ان جیسے سینکڑوں مسائل ایسے ہیں جو عصرِ حاضر کی پیداوار ہیں۔

بینکنگ کا موجودہ نظام بھی معیشت میں آنے والی جدّت کا نتیجہ ہے۔

## علماءِ کرام کی ذمہ داری:

دینِ اسلام ایک ابدی اور قیامت تک رہنے والا دین ہے، اس میں مختلف اشیاء وافعال پر حلال وحرام یا جائز وناجائز کے ہونے کا حکم ان کی حقیقت وماہیت کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے، جدّت وقدامت کی بنیاد پر نہیں، کوئی معاملہ خواہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کتنا ہی قدیم کیوں نہ ہو اگر وہ شرعی اصولوں سے متصادم ہے تو ناجائز قرار پائیگا اور ایک بالکل جدید مسئلے میں اگر کوئی شرعی خرابی نہ ہو تو اسے جائز سمجھا جائیگا۔

اگر کسی جدید مسئلے میں کوئی ایسا عنصر موجود ہو جس کی وجہ سے وہ شرعی قواعد وضوابط کے مطابق جائز قرار نہ پاتا ہو تو اس صورت میں علماء خصوصاً مفتیانِ کرام کی ذمہ داری صرف یہ نہیں کہ وہ اسے ناجائز کہہ کر الگ ہو جائیں بلکہ ان حالات میں ان کی ذمہ داری یہ بھی ہوتی ہے کہ اس کام کو حرام اور ناجائز کہنے کے بعد یہ بھی بتلائیں کہ اس کا متبادل جائز راستہ کیا ہے؟ متبادل جائز راستہ بھی ایسا ہونا چاہیے جو قابلِ عمل ہو۔

اس کی دلیل حضرت یوسف علیہ السلام کا وہ واقعہ ہے جسے قرآن کریم میں بیان کیا گیا کہ جب قید خانے میں ان کے پاس بادشاہ کی طرف سے ایک آدمی آیا اور بادشاہ کا خواب سنا کر اس کی تعبیر پوچھی تو حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب کی تعبیر یہ بتلائی کہ سات سال کا قحط آنے والا ہے البتہ ساتھ ساتھ اس قحط سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ بھی بتادیا۔فرمایا کہ:

فما حصدتم فذروہ فی سنبلہ الّا قلیلاً

ممّا تأکلون.[یوسف:۴۷]

ترجمہ: پس جو تم کاٹو اس کو چھوڑو اس کی بال میں

مگر تھوڑا سا جو تم کھاؤ۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے اس واقعے سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ عصر حاضر میں علماء کرام کی ذمہ داری صرف یہ نہیں کہ وہ موجودہ بینکنگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے نظام کو ناجائز اور حرام کہہ کر الگ ہوجائیں بلکہ ان پر لازم ہے کہ وہ اس کا قابل عمل متبادل بھی تلاش کریں ۔ لیکن ...... قابل عمل متبادل کا پیش کرنا اس وقت تک آسان نہیں جب تک کہ موجودہ بینکاری نظام کا گہرائی سے مطالعہ بلکہ عملی مشاہدہ نہ کرلیا جائے ۔ اگر دور دور سے دیکھ کر اس کا متبادل تلاش کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ ایک تاریخی غلطی ہوگی ۔

**بہت بڑا المیہ :**

ہمارے دور کا ایک بہت بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم حقائق کی تہہ میں جا کر اسے سمجھنے کی کوشش کرنے کے بجائے سرسری نظر سے اس کے مطالعے کو کافی سمجھتے ہیں اور اگر کسی واقعاتی نظر رکھنے والے انسان سے ہمارا نقطۂ نظر مختلف ہوجائے تو اسے ہدفِ تنقید بنانے سے بھی گریز نہیں کرتے ۔ گویا ''نہ کھیلیں گے نہ کھیلنے دیں گے'' کا نعرہ لگا کر میدان میں کود پڑتے ہیں جس کی وجہ سے سوائے افراتفری کے کچھ حاصل نہیں ہوتا ۔

اس پر مشہور لطیفہ یاد آیا ۔ ایک مشہور آرٹسٹ نے ، جنہیں اپنے فن میں ماہر ہونے پر بہت اعتماد تھا ، ایک خوبصورت تصویر بنا کر شہر کے چوک میں لگادی اور نیچے یہ اعلان بھی لکھ دیا کہ ''جو شخص اس میں کوئی خرابی پائے ، وہ اس کی نشاندھی کردے'' شام کو جب تصویر کے پاس پہنچے تو اس پر سوائے نشانوں کے کچھ نہ ملا ۔ حیرت سے انگشت بدنداں ، لیکن جلد ہی انہیں ایک دوسری ترکیب سوجھی ۔ اگلے روز پھر وہی تصویر بنا کر اسی جگہ لگائی لیکن آج کا اعلان مختلف تھا ۔ آج کے اعلان میں یہ دعوت دی گئی کہ جو شخص اس میں کوئی خرابی پائے ، از راہ کرم وہ اس کی اصلاح کردے ، شام کو تصویر صحیح سالم ملی !!!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چاہئے تو یہ تھا کہ جن علماء کرام نے شبانہ روز انتھک محنت کر کے موجودہ بینکنگ کے نظام کو سمجھا اور اس کا قابلِ عمل جائز متبادل پیش کرنے کی کوشش کی ان کا دست و بازو بن کر ان کے ساتھ تعاون کیا جاتا۔ اگر ان کے پیش کردہ متبادل میں کہیں خامی نظر آتی تو خیر خواہانہ انداز سے اس کے ازالے کی طرف متوجہ کیا جاتا لیکن شاید ابھی تک ایسا نہیں ہو سکا بلکہ بنائی گئی اس تصویر پر طرح طرح کے نشانات لگانے کی کوششیں جاری ہیں۔

## اسلامی بینکوں کے موجودہ طریقے مثالی نہیں لیکن جائز ہیں:

یہ ایک حقیقت ہے اور اہل علم کے طبقہ سے تعلق رکھنے والے کسی فرد بشر کو بھی اس سے انکار نہیں کہ معاشرے میں اسلامی نظام معیشت کے نمایاں اثرات اس وقت تک ظاہر نہیں ہو سکتے جب تک ہماری تجارتی سرگرمیوں کی بنیاد مشارکہ ومضاربہ پر نہ ہو۔ اسلام کا نظام تقسیم دولت جس طرح زکوۃ، عشر، صدقات کی ادائیگی اور میراث کی تقسیم کی صورت میں اپنی حقانیت کا لوہا منوا رہا ہے، اسی طرح اگر تجارتی سرگرمیوں میں مشارکہ ومضاربہ کو بنیاد بنایا جائے تو اس کے بہترین نتائج سامنے آنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ لیکن اس کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں کہ مشارکہ ومضاربہ کے علاوہ کسی اور صورت کو اختیار کر کے کاروبار کرنا بالکل جائز ہی نہیں بلکہ حق یہ ہے کہ اگر شرعی احکام کی پابندی کرتے ہوئے کسی بھی طریقے سے کاروبار کیا جائے تو اسے ناجائز کہنے کی کوئی وجہ نہیں، لہذا اگر موجودہ اسلامی بینکوں میں مرابحہ، اجارہ اور مشارکہ متناقصہ وغیرہ تمویلی طریقے اختیار کئے جاتے ہیں اور ان میں شرعی حدود وقیود کی پابندی کی جاتی ہے تو اسے محض اس وجہ سے ناجائز وحرام کہنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



درست نہیں کہ یہ شرکت اور مضاربت سے ہٹ کر طریقہ ہائے تمویل ہیں ۔

لہذا اگر ''مشارکہ ومضاربہ'' کو پسندیدہ اور مثالی تمویلی طریقے (Modes of Finances) قرار دیتے ہوئے موجودہ عبوری حالات میں مرابحہ اور اجارہ وغیرہ کو شرعی حدود وقیود میں رہ کر طریقہ تمویل کے طور پر استعمال کیا جائے تو انہیں ناجائز کہنے کی کوئی وجہ نہیں ۔

چنانچہ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم اپنی کتاب An Introduction to Islamic Finance میں لکھتے ہیں ۔

"The real and ideal instruments of financing in shari'ah are "Musharakah" and " Mudarabah" ....... The shariah supervisry Boards are unamious on the point that they (Ijarah,Murabaha etc) are not ideal modes of financing and they should be used only in cases of need with full observation of conditions prescribed by shariah".(P.19,20)

ترجمہ: '' شریعت میں فنانسنگ کے اصل اور مثالی طریقے مشارکہ اور مضاربہ ہیں ...... اسلامی بینکوں اور مالیاتی اداروں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے شریعہ سپروائزری بورڈ اس بات پر متفق ہیں کہ (اجارہ اور مرابحہ) فنانسنگ کے مثالی طریقے نہیں ہیں اسلئے انہیں صرف ضرورت کے موقع پر ہی استعمال کرنا چاہیے اور وہ بھی شریعت کی طرف سے مقرر کردہ شرائط کا پورا پورا خیال کرتے ہوئے''۔

گذشتہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ اگر مرابحہ، اجارہ اور مشارکہ متناقصہ وغیرہ کو شرعی حدود میں رہ کر استعمال کیا جاتا ہے تو شرعاً اس کی گنجائش ہے اور اسے ہدفِ تنقید بنانے کی کوئی وجہ نہیں۔

## کیا یہ کان کو اِدھر کے بجائے اُدھر سے پکڑنے والی بات ہے:

جو حضرات موجودہ اسلامی بینکاری سے نالاں ہیں اور اسے خلاف شریعت سمجھتے ہیں، انہیں ایک شکایت یہ بھی ہے کہ موجودہ اسلامی بینکوں میں مرابحہ اور اجارہ کو شرعی حدود کے اندر استعمال نہیں کیا جارہا بلکہ سودی معاملات کو اسلامی ناموں کا لبادہ اوڑھایا گیا ہے اور محض نام بدلنے سے حکم میں کوئی فرق نہیں آتا، اسلئے موجودہ اسلامی بینکاری بھی دراصل سودی بینکاری کا دوسرا رخ ہے اور شرعاً ناجائز ہے۔ یہی لوگ بعض دفعہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ کان کو اِدھر کے بجائے اُدھر سے پکڑنے والی بات ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو یہ شکایت ہے، انہوں نے کنوینشنل بینکوں اور اسلامی بینکوں کے تمویلی طریقوں کی گہرائی میں جاکر جائزہ لینے کے بجائے صرف دونوں کے انجام اور نتیجہ کو دیکھ کر یہ حکم لگایا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شخص سودی بینک سے ایک لاکھ روپے قرضہ لیتا ہے تو اسے بھی ایک لاکھ دس ہزار روپے واپس کرنا پڑتے ہیں اسی طرح اگر کوئی شخص اسلامی بینک سے مرابحہ یا اجارہ کے ذریعے ایک لاکھ روپے کی تمویل (Finance) حاصل کرتا ہے تو اسے بھی ایک لاکھ دس ہزار روپے واپس کرنا پڑتے ہیں، چونکہ دونوں کا نتیجہ ایک ہے لہذا معلوم ہوا کہ دونوں کا حکم بھی ایک ہے۔

اگر اس اعتراض کا حقیقت پسندانہ انداز میں جائزہ لیا جائے تو اس کا کھوکھلا پن بالکل واضح ہو جاتا ہے اسلئے کہ شریعت کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ دو معاملات کا صرف نتیجہ ایک جیسا ہونے سے ہرگز یہ بات لازم نہیں آتی کہ دونوں کا حکم بھی ایک ہو کیونکہ حکم کا تعلق معاملے کی حقیقت سے ہوتا ہے، انجام سے نہیں ہوتا، اس بات کو بذریعہ مثال اس طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر جانور ذبح کیا اور دوسرے نے جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کا نام لئے بغیر جانور ذبح کیا۔ دونوں جانوروں سے حاصل کیے گئے گوشت کا الگ الگ قورمہ بنایا گیا۔ دونوں کا ذائقہ بھی ایک جیسا ہے اور لذت بھی برابر ہے لیکن کوئی بھی مسلمان دونوں کو حلال کہنے کے لئے تیار نہیں۔ حقیقت حال سے واقف ہر مسلمان پہلے جانور کے گوشت کو حلال اور دوسرے کو حرام کہیگا، حالانکہ دونوں کا انجام ایک ہے۔

اسی طرح ایک شخص باقاعدہ نکاح کر کے اپنی بیوی سے ہمبستری کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوتا ہے اور ایک شخص زنا کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں بھی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ دونوں افعال کا انجام ایک ہی نکلا لیکن پہلا عمل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جائز بلکہ سنت ہے جبکہ دوسرا عمل ناجائز اور حرام ٹھہرا ۔کیوں؟ اسلئے کہ دونوں کی حقیقت مختلف ہے نہ کہ انجام ۔

اسی طرح کنوینشنل بینک سے سودی قرضہ حاصل کرنے والا اور مرابحہ کے ذریعے اسلامی بینک سے کوئی سامان (Asset) خریدنے والا اگرچہ انجام کے اعتبار سے ایک جیسے ہیں لیکن چونکہ دونوں معاملات کی حقیقت مختلف ہے (جسکی تفصیل آگے آئیگی) اسلئے دونوں کو ایک لاٹھی سے ہانکنا اور محض انجام کے ایک جیسے ہونے پر دونوں پر ایک جیسا حکم لگانا قرینِ انصاف نہیں ۔

اگر مختلف معاملات کا انجام ایک دیکھ کر ان پر یکساں حکم لگایا جائے اور ان کے طریقہ کار (پروسیجر) اور حقیقت کو نظر انداز کردیا جائے تو پھر مشرکین مکہ کا یہ اعتراض بالکل بجا ہونا چاہئے کہ انما البیع مثل الربوا ، بیع بھی تو ربوا کی طرح ہے اپنے انجام کے اعتبار سے کہ ربوا میں بھی انویسمنٹ پر اضافہ وصول کیا جاتا ہے اور بیع میں بھی بائع اپنی انویسمنٹ پر زیادتی وصول کرتا ہے ۔

لیکن قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حاکمانہ انداز میں اس اعتراض کا جواب دیا کہ احلّ اللّٰہ البیع و حرّم الربوا ۔ہم نے بیع کو حلال اور ربوا کو حرام قرار دیا ہے ۔

ظاہر ہے کہ یہ حلت اور حرمت طریقۂ کار اور حقیقت کی تبدیلی کی وجہ سے ہے ، انجام تو ظاہر نظر میں ایک ہی ہے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## عجیب منطق :

بعض لوگ اسلامی بینکاری پر ایک عجیب اعتراض کرتے ہیں کہ ''اسلامی بینک بھی نفع لیتے ہیں اور کنونشنل بینک بھی نفع لیتے ہیں ، دونوں میں کیا فرق ہوا؟ اگر صحیح طریقہ سے اسلامک بینکنگ کی جاتی تو لوگوں کو قرضِ حسنہ فراہم کیا جاتا''۔

گویا ان کے نزدیک اگر صرف قرضِ حسنہ فراہم کیا جائے گا تو یہ اسلامی بینکنگ ہوگی ورنہ نہیں ، سوال یہ ہے کہ پھر اسلامی بینک قائم کون کریگا ؟ ظاہر ہے کہ جب تک کسی کام میں ذاتی منافع کا محرک نہ ہو اس وقت تک انسانی فطرت اس کی طرف مائل نہیں ہوتی ، شریعت نے اس محرک کا لحاظ رکھا ہے اور جائز طریقوں سے منافع کمانے کی اجازت دی ہے ، اگر اسلامی بینک جائز تمویلی طریقوں کو اختیار کرتے ہوئے نفع حاصل کررہے ہیں تو کیا کنونشنل بینکنگ کے ساتھ محض نفع کمانے میں مشابہت کی وجہ سے اس سسٹم کو ناجائز قرار دیا جائیگا ؟

اور اگر بالفرض یہ اصول اختیار کرلیا جائے تو پھر تمام جائز کاروبار حرام ہونے چاہئیں کیونکہ نفع کمانے میں وہ ناجائز کاروبار کے مشابہ ہیں ۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ''اسلامی بینک پرانی گاڑی اجارہ پر نہیں دیتے صرف نئی گاڑی اجارہ پر دیتے ہیں تو یہ کسی اسلامی بینکاری ہوئی ۔ اگر اسلامی ہوتی تو پرانی گاڑیاں بھی کرائے پر دی جاتیں'' اوّل تو ان کا یہ اعتراض اسلامی بینکوں کی مارکیٹ سے بالکل ناواقف ہونیکی علامت ہے ، اور اگر ہم اسے صحیح فرض کرلیں تو کیا موجر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(Lessor) کو شریعت نے یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ مارکیٹ کی طلب ورسد کو دیکھتے ہوئے یہ فیصلہ کرے کہ کیا چیز اجارہ پر دینی ہے اور کیا چیز اجارہ پر نہیں دینی؟

کیا آپ کسی ''رینٹ اے کار'' کے کاروبار کو اس وجہ سے ناجائز کہیں گے کہ وہ ۲۰۰۵ء ماڈل کی ٹویوٹا کرولا کرایہ پر دیتا ہے ۲۰۰۴ء ماڈل کی ٹویوٹا کرولا کرایہ پر نہیں دیتا؟

کس چیز کا کاروبار کرنا ہے اور کس چیز کا نہیں کرنا، کیا چیز کرایہ پر دینی ہے اور کیا چیز کرایہ پر نہیں دینی، اس فیصلہ کا تعلق مینجمنٹ سے ہے شریعہ سے نہیں، اسلئے اسے غیر شرعی قرار دینا ہرگز درست نہیں۔

## صرف ظاہری مماثلت کیوں ہے؟

بعض حضرات یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلامی بینک اپنے ڈیپازیٹرز کو تقریبا اتنا ہی نفع دیتے ہیں جتنا کنوینشنل بینک اپنے ڈیپازیٹرز کو نفع دیتے ہیں، یہ مماثلت ظاہر کرتی ہے کہ دونوں ایک سسٹم ہیں۔

اہل علم پر یہ مخفی نہیں کہ شریعت نے کہیں بھی نفع کی مقدار کو کسی عقد کے جائز ہونے یا نہ ہونے کی بنیاد نہیں بنایا، نفع کی تعیین فریقین کی باہمی رضامندی پہ چھوڑی گئی ہے اسلئے اگر اسلامی بینک اپنے ڈیپازیٹر کو اتنا ہی نفع دیں جتنا کنوینشنل بینک دیتے ہیں تو یہ کیوں قابل اعتراض ہے؟

لیکن ہم ذرا گہرائی میں جا کر یہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ مماثلت کیوں ہے؟ اسلامی بینک اس وقت تمویل کے لئے عام طور پر مرابحہ، اجارہ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شراکت متناقصہ، سلم اور استصناع کا طریقہ کار اختیار کر رہے ہیں، ان تمام تمویلی طریقوں میں بینک کوئی چیز خرید کر اس پر متعین نفع رکھ کر آگے بیچتا ہے یا متعین نفع ذہن میں رکھ کر اس کا کرایہ متعین کرتا ہے۔

فی الوقت اسلامی بینکنگ کنونشنل بینکنگ کے متوازی سسٹم کے طور پر چل رہی ہے اور دونوں میں کشمکش انتہائی عروج پر ہے، عام طور پر اسلامی بینکوں کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ کم وبیش اتنا نفع اپنی بیع اور اجارہ میں وصول کریں جتنا کنونشنل بینک سودی قرضہ میں سود وصول کر رہے ہیں، تاکہ کسٹمرز کے لئے اسلامی بینکوں کے ساتھ معاملہ کرنا آسان ہو اور وہ اسلامک بینکنگ کی طرف راغب ہوسکیں، ورنہ اگر اسلامی بینک عام مارکیٹ سے قطع نظر زیادہ نفع وصول کریں تو یہ سوال اٹھایا جائیگا کہ اسلامی بینکنگ بہت مہنگی ہے اور ناقابل عمل ہے اور اگر کم نفع وصول کریں تو ڈیپازیٹرز کی طرف سے یہ سوال اٹھایا جائیگا کہ اسلامی بینک ڈیپازیٹر کو معمولی نفع دیتے ہیں جبکہ کنونشنل بینک ڈیپازٹ پر سود زیادہ ادا کرتے ہیں۔

ان سوالات سے بچنے کیلئے، متوازی کنونشنل بینکنگ کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے اور لوگوں کو اسلامی بینکنگ کی طرف راغب کرنے کیلئے اسلامی بینک اپنی بیع اور اجارہ میں کم وبیش اتنا ہی نفع وصول کرتے ہیں جتنا کنونشنل بینک سودی قرضہ پر وصول کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جتنا نفع کمایا جائیگا اس کی وجہ سے بینک اور ڈیپازیٹر کو بھی کم وبیش اتنا ہی نفع ملیگا ہے جتنا کنونشنل بینک اپنے ڈیپازیٹر کو سود ادا کرتے ہیں، یہ اس مماثلت کا پس منظر ہے لیکن پیچھے عرض کیا جاچکا ہے کہ اگر طریقہ کار درست ہو تو محض اس مماثلت کی وجہ سے کسی سسٹم کو ناجائز نہیں کیا جاسکتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## کنونشنل بینک کی مثال:

اب ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ مروّجہ سودی بینکوں اور اسلامی بینکوں کے معاملات کس طرح ایک دوسرے سے مختلف ہیں تاکہ ہمارے لئے حقیقت تک رسائی آسان ہو۔

جہاں تک مروجہ سودی بینکوں کے تمویلی معاملات کا تعلق ہے تو اسکی حقیقت ایک ''سودی قرضہ'' کی ہے جس میں بینک کم رقم اس شرط پر کلائنٹ کو بطور قرض دیتا ہے کہ وہ اس پر کچھ اضافہ کرکے واپس کرے (البتہ لیزنگ (Leasing) کے معاملہ میں قدرے تفصیل ہے، جس کی وضاحت اسلامی بینکوں کے اجارہ کے ذیل میں آئیگی)

ظاہر ہے کہ سودی قرض کا لین دین شرعاً ناجائز اور حرام ہے، اسلئے مروجہ سودی بینک کے تمویلی معاملات (Financial Transactions) شرعاً جائز نہیں، البتہ بعض دیگر معاملات جیسے رقوم کی منتقلی (Remittance) اور بعض جائز خدمات (Services) کے سروس چارجز (Service Chages) وغیرہ ایسے ہیں کہ وہ شرعی اصولوں سے متصادم نہیں، اسلئے ان کے انجام دینے کی اوران پر مناسب فیس لینے کی شرعاً گنجائش ہے۔

دوسرے الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ مروجہ سودی بینک کی مثال ایک ایسے ''سپر اسٹور'' کی سی ہے جس میں مختلف طرح کی اشیاء موجود ہوں، حلال بھی ہوں اور حرام بھی، وہاں شراب اور خنزیر کی خرید وفروخت بھی ہورہی ہو اور بہول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور سبزیوں وغیرہ کی بھی۔

ظاہر ہے کہ اس صورت میں یہ نہیں کہا جائیگا کہ اس ''سپر اسٹور'' میں ہونے والے سارے کام غیر شرعی ہیں، بلکہ اس صورت میں ایک دیانتدارانہ رائے یہی ہوگی کہ اس سپر اسٹور میں انجام پانے والے کچھ معاملات ناجائز اور حرام ہیں جبکہ کچھ معاملات ایسے ہیں کہ شرعا ان کے انجام دینے کی گنجائش ہے۔

## ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ:

اس سے یہ معلوم ہوا کہ بعض لوگ جو یہ کہہ دیتے ہیں کہ بینک خالصتا ناجائز معاملات کا اڈہ ہے اور اس کا اسلام سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں، یہ بات حقیقت کے مطابق نہیں۔ سنا ہے کہ اسلامی بینکاری کی مخالفت کرنے والوں میں سے بعض لوگوں نے یہاں تک کہا ہے کہ بینک کا مطلب ہے ''خنزیر'' تو اسلامی بینکاری کا مطلب ہوا ''اسلامی خنزیر'' اور خنزیر کے شروع میں اگر ''اسلامی'' کا لفظ بڑھا دیا تو وہ حلال نہیں ہوتا، اسی طرح مروجہ بینکاری پر اگر ''اسلامی'' کا لبادہ اوڑھا دیا جائے تو یہ بینکاری حلال نہیں ہوگی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر مروجہ بینکاری کا مطلب صرف اور صرف ''خنزیر کی خرید وفروخت کا مقام'' ہوتا تو پھر اس کے شروع میں ''اسلامی'' کا لفظ لگانے سے واقعۃً کوئی فرق نہ پڑتا بلکہ اس طرح کرنے سے خود اسلامی تعلیمات کی ایک طرح سے توہین لازم آتی لیکن گزشتہ تفصیلات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ بینک تو چند معاملات کے انجام دینے کی جگہ ہے جن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں سے کچھ جائز اور کچھ ناجائز ہیں ، اگر اس میں انجام پانے والے ناجائز معاملات کوشریعت کی حدود میں لایا جائے تو یہی ادارہ ''اسلامی'' ہوسکتا ہے ۔

وہ لوگ جو مروّجہ بینکاری کو علی الاطلاق ناجائز اور خنزیر کے مشابہ قرار دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مروّجہ بینکوں میں ہونے والا ہر معاملہ ناجائز ہے تو بصد ادب ان سے یہ پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ کیا وہ بروقت بجلی ،گیس اور ٹیلی فون کے بلوں کو عام سودی بینکوں میں جمع کرانے کی اجازت نہیں دیتے ؟ کیا وہ دوسرے شہروں اور دوسرے ملکوں سے بذریعہ بینک رقم منگوانے کو ناجائز کہتے ہیں ؟اور کیا آج تک انہوں نے اپنے لئے یا اپنے اداروں کے لئے بینک کا کوئی چیک قبول نہیں کیا ؟

سالہا سال سے لوگ مروّجہ بینکوں سے مذکورہ دونوں قسم کے معاملات کرتے آرہے ہیں لیکن آج تک ان معاملات کے ناجائز ہونے کا کوئی فتویٰ احقر کی نظر سے نہیں گذرا ۔ اسلئے صحیح بات یہی ہے کہ مروّجہ بینکوں کے تمام معاملات کو مطلقاً ناجائز قرار نہ دیا جائے بلکہ اس میں انجام پانے والے ناجائز معاملات کو ناجائز اور جائز معاملات کو جائز کہا جائے ، یہی حکم شریعت ہے ۔

اب جبکہ یہ معلوم ہو چکا کہ مروّجہ بینکوں میں انجام پانے والے کچھ معاملات شرعاً جائز ہیں ، اسلئے ان کا شرعی متبادل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف ان معاملات کا متبادل تلاش کرنے کی ضرورت ہے جو شرعی اصولوں سے متصادم ہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بینک کے بنیادی حصے:

بینک کی تمویلی سرگرمیوں کو عام طور پر دو بنیادی حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

۱۔ اثاثہ جاتی حصہ (Asset Side)

اس حصے میں بینک اپنے تمویل کار (کلائنٹ) کو مختلف تمویلی سہولیات فراہم کرتا ہے جیسے کنوینشنل بینک اپنے کلائنٹس کو سودی قرضے دیتے ہیں، جبکہ اسلامی بینک مرابحہ، اجارہ، سلم اور استصناع وغیرہ کے ذریعے تمویلی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔

۲۔ ذمہ داری والا حصہ (Liability Side)

اس حصے میں سودی بینک اپنے ڈیپازیٹرز سے رقوم وصول کرتا ہے اور انہیں آگے سودی قرض کے طور پر دیتا ہے، اس پر حاصل ہونے والا سود یا نفع اپنے اور ڈیپازیٹرز کے درمیان تقسیم کرتا ہے۔ جبکہ اسلامی بینک اپنے ڈیپازیٹر سے مشارکہ ومضاربہ کی بنیاد پر رقوم وصول کر کے جائز کاروبار میں لگاتا ہے اور اس سے حاصل شدہ نفع میں اپنے ڈیپازیٹرز کو شریک کرتا ہے (تفصیل آگے آرہی ہے)۔

## Asset Side میں کنوینشنل اور اسلامی بینک میں فرق:

Asset Side میں کنوینشنل بینک کی تمویلی سرگرمی بنیادی طور پر سودی قرضہ ہے۔ ظاہر ہے کہ سودی قرضہ گاہک (کلائنٹ) خواہ کسی بھی مقصد کے لئے لے، معاملے کی حقیقت (Underline Transaction) ایک ہی ہوتی ہے جبکہ اسلامی بینکوں میں کلائنٹ کی مختلف ضروریات کے پیش نظر مختلف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



معاملات انجام دیئے جاتے ہیں ۔ آج کل عام طور پر تین طرح کے معاملات زیادہ رواج پذیر ہیں ۔

۱۔ مرابحہ

۲۔ اجارہ

۳۔ مشارکہ متناقصہ ( ہوم مشارکہ )

ان کے علاوہ بعض اوقات سلم اور استصناع کے ذریعے بھی تمویلی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں ۔

آیئے! اسلامی بینکوں میں انجام پانے والے ان معاملات کا قدرے تفصیلی جائزہ لیتے ہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مرابحہ

مرابحہ دراصل بیع (Sale) کی ایک قسم ہے جس میں سامان بیچنے والا شخص (Seller) خریدار کو یہ بتلاتا ہے کہ یہ سامان مجھے کتنے میں پڑا اور میں اس پر کتنا منافع رکھ کر آپ کو فروخت کرر ہا ہوں۔

گویا اس میں عام بیع کی شرائط کی پابندی کے ساتھ ساتھ ایک اضافی شرط کی پابندی بھی ضروری ہوتی ہے، وہ یہ کہ بائع (Seller) اپنے سامان کی لاگت اور اس پر حاصل ہونے والا نفع بھی خریدار کو بتائے۔

اسلامی بینکوں میں انجام پانے والا مرابحہ درج ذیل مراحل پر مشتمل ہوتا ہے:

## ا۔ جامع معاہدہ

پہلے مرحلے میں کلائنٹ اور بینک آپس میں ایک جامع معاہدہ کرتے ہیں، اسے جنرل ایگریمنٹ یا Ficility Agreement کہا جاتا ہے۔ اس میں یہ طے کیا جاتا ہے کہ کلائنٹ کتنی رقم تک سامان بینک سے خریدے گا، بینک خریدے گئے سامان پر کتنا نفع لیگا، ادائیگی کا طریقہ کار کیا ہوگا وغیرہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ۲۔ مطلوبہ سامان کی خریداری:

اس کے بعد بینک وہ سامان مارکیٹ سے خریدتا ہے، جسے بعد میں کلائنٹ کو فروخت کرنا ہوتا ہے۔

اس موقع پر اسلامی بینکوں کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ خود بازار سے مطلوبہ سامان کی خریداری کرے یا کلائنٹ کے علاوہ کسی اور شخص کو وکیل بنا کر خریداری کرے البتہ ضرورت کے موقع پر خود اسی کلائنٹ کو خریداری کا وکیل بنایا جا سکتا ہے۔(المعايير الشرعية ، تملك المؤسسة السلعة قبل بيعها للآمر بالشراء ، البندرقم ۳/۱/۳ص ۱۲۱)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ ضروری نہیں کہ ہر خریداری میں کلائنٹ کو وکیل بنایا جائے اور نہ ہی بینک یہ شرط لگاتا ہے کہ ہم تمہیں مرابحہ کے ذریعے سامان تب فروخت کریں گے جب تم ہمارے وکیل کی حیثیت سے سامان خریدو گے، بلکہ اگر کہیں ایسی مجبوری پیش آجائے کہ بینک خود یا کلائنٹ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو وکیل بنا کر خریداری نہ کر سکتا ہو تو اسی کلائنٹ کو خریداری کا وکیل بنایا جا سکتا ہے۔ لہذا یہ کہنا درست نہیں کہ ''اسلامی بینک کلائنٹ سے اس شرط پر مرابحہ کرتا ہے کہ وہ بینک کا وکیل بن کر بینک کے لئے خریداری کرے'' بلکہ صحیح بات وہی ہے جو اوپر بیان ہوئی البتہ ہمارے ہاں عام طور پر کلائنٹ کو اسلئے وکیل بنایا جاتا ہے اور وہ خود بھی وکیل بننا پسند کرتا ہے کہ وہ بینک سے کافی مالیت کا سامان خرید رہا ہوتا ہے، اور بینک یا اس کے نامزد کردہ فرد کو ہر کلائنٹ کے مطلوبہ سامان کی صحیح جان پہچان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں ہوتی ، اسلئے اس بات کا قوی امکان ہوتا ہے کہ بینک مطلوبہ سامان خرید کر لائے اور خریدار یہ کہہ کر ردّ (Reject) کردے کہ یہ سامان میری مطلوبہ صفات (Specifications) کے مطابق نہیں اور ایسی صورت میں اگر سپلائر وہ سامان واپس لینے سے انکار کردے تو بینک کو بھاری مالی نقصان ہوسکتا ہے، اسلئے فریقین کی باہمی رضامندی سے کلائنٹ کومطلوبہ سامان کی خریداری کا وکیل بنایا جاسکتا ہے ورنہ بذاتہ کلائنٹ کوخریداری کا وکیل بنانا کسی شرعی اصول سے متصادم نہیں ،لہذا سے ناجائز کہنے کی کوئی وجہ نہیں۔

## ۳۔خریدے گئے سامان پر قبضہ اور بینک کو اطلاع :

اگرخریداری کے لئے کلائنٹ کو وکیل بنایا جائے تو وہ مطلوبہ سامان کی خریداری کے بعد اس پر قبضہ (Possession) کرتا ہے اور بینک کو یہ اطلاع دیتا ہے کہ میں نے آپ کے وکیل ہونے کی حیثیت سے یہ سامان خرید کر اس پر قبضہ کرلیا ہے۔ چونکہ شرعاً وکیل کا قبضہ مؤکل (Principal) کا قبضہ ہوتا ہے، اسلئے یہ سمجھا جائیگا کہ شرعاً یہ مؤکل یعنی بینک کے قبضہ میں ہے۔ چنانچہ اس مرحلے پر قبضہ کے سارے احکام جاری ہوتے ہیں خصوصاً یہ حکم کہ اگر کلائنٹ کی کسی تعدّی (Negligence) کے بغیر سامان ہلاک ہوگیا تو یہ نقصان بینک کا ہوگا، کلائنٹ کا نہ ہوگا ، اور اگر سامان کسی دوسرے ملک سے خریدا (امپورٹ کیا ) جارہا ہے تو اس ملک سے پاکستان پہنچنے اور کلائنٹ کومرابحہ پر بیچنے سے پہلے تک تمام رسک بینک کا ہے، اور ہلاکت کی صورت میں بینک ہی کا نقصان ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ظاہر ہے کہ اس مرحلے پر انجام پانے والا کوئی عمل شرعی اصولوں سے متصادم نہیں ۔

## ۴۔ مرابحے کا انعقاد (Execution of Murabaha)

اس کے بعد کلائنٹ بینک کو یہ پیشکش (Offer) کرتا ہے کہ وہ یہ سامان اسے متعینہ قیمت پر جس میں لاگت اور بینک کا نفع شامل ہو فروخت کر دے اور وہ اس کی قیمت کی ادائیگی فوراً یا مخصوص مدت بعد کریگا ، جب بینک اسے قبول (Accept) کر لیتا ہے تو مرابحہ وجود میں آجاتا ہے اور کلائنٹ پر اس کی قیمت کی ادائیگی واجب ہو جاتی ہے ۔ بینک اس واجب الاداء قیمت کے بدلے کلائنٹ سے کچھ ضمانتیں (Collatorals) لیتا ہے ۔

ظاہر ہے کہ یہاں پر بھی کوئی عمل شریعت کے خلاف نہیں ہوا ۔

یہ ہے خلاصہ اس معاملے کا جسے مرابحہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ۔

اب آپ ذرا انصاف سے بتائیے کہ اسلامی بینکوں میں ہونے والے مرابحہ سے متعلق جو تفصیلات ابھی تک بیان کی گئی ہیں ان میں سے کونسی بات ایسی ہے جو شریعت سے متصادم اور ناجائز ہے ۔

## چیک اینڈ بیلنس کا نظام :

چونکہ مرابحہ بیع کی ایک قسم ہے اسلئے اس میں بیع کی تمام شرائط کا پایا جانا ضروری ہے نیز مرابحہ کے مذکورہ مراحل کا شرعی حدود کے مطابق انجام دینا بھی ضروری ہے اور اس بات کا جائزہ لینے کے لئے کہ یہ معاملات شرعی اصولوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مطابق انجام دیئے جا رہے ہیں یا نہیں، ہر اسلامی بینک یا کنونشنل بینک کی اسلامی برانچوں کی نگرانی کے لئے ایک مستند عالم دین بطور شریعہ ایڈوائزر مقرر رہتا ہے جو نہ صرف مختلف معاملات میں بینکاروں کی رہنمائی کرتا ہے بلکہ وقتاً فوقتاً ان معاملات کا جائزہ بھی لیتا رہتا ہے، اس طرح گویا ایک چیک اینڈ بیلنس کا نظام قائم کیا گیا ہے۔

## مرابحہ اور سودی معاملے میں فرق:

اس تفصیل سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ کنونشنل بینکوں کے سودی قرض والے معاملے اور اسلامی بینک کے مرابحہ میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

کنونشنل بینک نقد رقم قرض پر دیکر اس کے بدلے (Against) نفع کماتا ہے اور چونکہ یہ رقم قرض پر دی جاتی ہے، اسلئے بینک اس پر کوئی خطرہ (Risk) نہیں اٹھاتا جبکہ اسلامی بینک مرابحہ میں پہلے کوئی چیز خریدتا ہے، اس پر قبضہ کرکے اس کے ضائع یا ہلاک (Damage) ہونے کا خطرہ (Risk) برداشت کرتا ہے پھر اس پر متعین نفع رکھ کر اسے آگے فروخت کرتا ہے۔ یہ معاملہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح ایک عام دکاندار کوئی چیز خرید کر اس پر قبضہ کرکے اسے نفع پر آگے فروخت کر دیتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ عام دکاندار عام طور پر یہ نہیں بتلاتا کہ اس نے یہ چیز کتنے میں خریدی اور وہ اس پر کتنا نفع لے رہا ہے (بیع کی اس قسم کو ''مساومہ'' کہتے ہیں) جبکہ اسلامی بینک مذکورہ دونوں باتیں بتلاتا ہے یہ بھی بنیادی طور پر بیع ہی کی ایک قسم ہے اور اسے ''مرابحہ'' کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قرآن مجید کے حکم کے مطابق بیع جائز اور سود حرام ہے۔ارشاد باری ہے:

واحلّ اللّٰہ البیع وحرّم الربوا (البقرۃ)

اور اللہ نے خرید وفروخت کو حلال قرار دیا ہے جبکہ سود کو حرام۔

اور چونکہ مرابحہ بیع کی ایک قسم ہے لہذا جب قرآن مجید نے خرید وفروخت کی اجازت دی تو مرابحہ بھی اس میں داخل ہونے کی وجہ سے جائز ٹھہرا بشرطیکہ اس کی شرائط کی پابندی کی جائے۔

اس کے جائز ہونے کی عقلی وجہ وہی ہے کہ مرابحہ میں اسلامی بینک مبیع (Subject Matter) سے متعلق رسک (Risk) کو برداشت کرتا ہے اور شریعت کا قانون یہ ہے کہ "الغنم بالغرم" یعنی جو رسک برداشت کرتا ہے، وہ نفع لینے کا حقدار ہے۔

واضح رہے کہ یہاں "رسک" سے مراد وہ رسک ہے جو بیچی جانے والی چیز (Subject Matter) سے متعلق ہو، کلائنٹ کے نادہندہ (Default) ہونے والا رسک مراد نہیں اسلیئے کہ نادہندگی (Default) کا خطرہ تو ہر مالی معاملہ میں ہوتا ہے، لیکن آج تک کسی ماہر شریعت نے اس رسک کی بنیاد پر کسی معاملے کو جائز نہیں کہا، دوسری بات یہ ہے کہ اگر اس رسک کا اعتبار کرلیا جائے تو پھر دنیا کا کوئی معاملہ بھی ناجائز نہیں رہیگا حالانکہ قرآن وحدیث کے واضح احکامات کی روشنی میں بہت سے معاملات شرعاً ناجائز ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# اجارہ

شرعی اصطلاح میں اجارہ ''کسی چیز یا شخص کی متعین اور جائز منفعت کو متعین اجرت کے بدلے دینے کا نام ہے''

اجارہ کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں:

ا۔اجارۃ الأعیان: کسی چیز کو کرائے پر دینا ۔ اسے انگریزی میں لیز (Lease) کہتے ہیں۔

۲۔ اجارۃ الأشخاص: کسی شخص کا اپنی خدمات کو کرائے (تنخواہ) کے بدلے فراہم کرنا۔ اسے انگریزی میں Employment کہتے ہیں۔

اجارۃ الاعیان یعنی لیز کی پھر دو قسمیں ہیں:

۱) اجارۃ تمویلیہ: (Financial Lease)

۲) اجارۃ تشغیلیہ (Operating Lease)

اجارۃ تشغیلیہ (Operating Lease) تو عام اجارہ ہے جس میں کوئی شخص یا ادارہ اپنی کوئی چیز متعین مدت کے لئے کرائے پر دیتا ہے اور پھر مدت ختم ہونے کے بعد واپس لے لیتا ہے جیسے مکان ، دکان اور بعض روزمرہ استعمال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی چیزیں جیسے ٹینٹ، لاؤڈ سپیکر وغیرہ جیسی اشیاء کرائے پر دینا، یہ اجارہ قدیم زمانہ سے رائج چلا آرہا ہے۔

## بینکوں میں رائج اجارہ:

اس وقت بینکوں میں جو اجارہ رائج ہے وہ اجارہ تمویلیہ یعنی فنانشل لیز ہے، یہ اجارہ دراصل ایک مالیاتی سرمایہ کاری کے طور پر وجود میں آیا ہے جس میں بینک یا مالیاتی ادارے کے پیشِ نظر تمویل ہوتی ہے اور اجارہ کو بطور ذریعہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اجارہ ایک مخصوص مدت مثلاً تین سال یا پانچ سال کیلئے ہوتا ہے جس میں موجر (Lessor) اجارہ پر دی گئی مشینری یا کار وغیرہ کی قیمت بمعہ مطلوبہ نفع کرایہ کی شکل میں وصول کرتا ہے جب اس اجارہ کی مدت پوری ہوتی ہے تو وہ چیز کلائنٹ کی ملکیت میں منتقل ہوجاتی ہے۔

## کنوینشنل بینکوں کی لیز میں شرعی خرابیاں:

اس وقت کنوینشنل بینکوں میں فنانشل لیز کا جو طریقہ کار رائج ہے اس میں درج ذیل تین خرابیاں پائی جاتی ہیں:

ا۔ ایک ہی عقد (Agreement) کے اندر بیع اور اجارہ کے دو معاملات (Contracts) ہوتے ہیں یعنی جو اقساط کلائنٹ مدت اجارہ کے دوران ادا کرتا ہے، انہیں ابتداءً تو لیز کی اقساط شمار کیا جاتا ہے لیکن جونہی لیزنگ کی مدت پوری ہوتی ہے تو یہ اقساط قیمت سمجھی جاتی ہیں اور مطلوبہ چیز خود بخود کلائنٹ کی ملکیت میں آجاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اگر فقہی نقطۂ نگاہ سے اس عقد کی حقیقت دیکھی جائے تو یوں بنتی ہے کہ جیسے ایک شخص دوسرے سے یوں کہے کہ ''میں تم سے یہ گاڑی اس شرط پر کرائے پر لیتا ہوں کہ کرائے داری کی مدت ختم ہونے پر اسی رقم کے بدلے میں اس کا مالک ہو جاؤں گا'' اسے فقہی اصطلاح میں ''صفقتان فی صفقۃ'' کہتے ہیں جو کہ شرعاً جائز نہیں ۔ حدیث میں اس کی صراحتاً ممانعت آئی ہے (مسند أحمد بن حنبل ۱/۳۹۸، سنن النسائی حدیث ٤٦٢٩ ، معجم الطبرانی الأوسط حدیث :۱٦٣٣)

۲۔ اجارہ پر دی گئی چیز سے متعلق تمام ذمہ داریاں (Liabilities) مستاجر (Lessee) کے ذمہ ہوتی ہیں حالانکہ شرعاً صرف استعمال (Use) سے متعلق ذمہ داریاں مستاجر پر ڈالی جاسکتی ہیں جیسے گاڑی کی سروس کرانا ، آئل تبدیل کرانا وغیرہ ، جبکہ وہ ذمہ داریاں جن کا تعلق اس چیز کے مالک ہونے سے ہے ، وہ موجر (Lessor) کے ذمہ ہوتی ہیں جیسے ٹیکس ادا کرنا، کسی ناگہانی آفت کی وجہ سے وہ تباہ ہو جائے تو اس کی مرمت (Maintaince) کرانا وغیرہ ۔

۳۔ لیزنگ پر دی گئی چیز کلائنٹ کے حوالے کرنے سے پہلے ہی اس کا کرایہ (Rentals) لگنا شروع ہو جاتا ہے حالانکہ شرعاً مستاجر (Lessee) سے اس وقت تک کرایہ (Rentals) لینا جائز نہیں جب تک مطلوبہ چیز اس کے حوالے نہ کر دی جائے ۔

## اسلامی بینکوں کے اجارہ میں ان خرابیوں کو کیسے دور کیا گیا ؟

اسلامی بینکوں کے لئے جو اجارہ ڈیزائن کیا گیا ہے اس میں درج ذیل تین شرعی خرابیوں کو اس طرح دور کیا گیا ہے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۔ شروع میں صرف اور صرف اجارے کا معاملہ ہوتا ہے چنانچہ مدت اجارہ کے اختتام تک اجارہ پر دی گئی مشینری یا گاڑی اسلامی بینک ہی کی ملکیت میں رہتی ہے۔ جب اجارہ کی مدت ختم ہو جائے تو کلائنٹ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ گاڑی بینک کو واپس کرنا چاہے تو واپس کر دے اور اگر خریدنا چاہے تو متعین قیمت پر خرید لے۔ کلائنٹ وہ گاڑی بینک سے خریدنا چاہے تو ایک مستقل الگ عقد کے ذریعے بینک وہ گاڑی کلائنٹ کو فروخت کرتا ہے۔ بعض مرتبہ ایک مستقل الگ عقد کے ذریعے گاڑی کلائنٹ کو بطور ہبہ (Gift) دیدی جاتی ہے۔ اس طرح کرنے سے "صفقتان فی صفقۃ" (Two Contracts in one Agreement) کی خرابی لازم نہیں آتی۔

۲۔ اسلامی بینکوں کے اجارہ کے معاملات میں یہ بات صراحتاً مذکور ہوتی ہے کہ مستاجر (Lessee) صرف وہ ذمہ داریاں برداشت کریگا جو گاڑی کے استعمال سے متعلق ہیں، اسے "صیانہ عادیہ" (Minor Maintance) کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے جبکہ گاڑی کے مالک ہونے کی حیثیت سے تمام ذمہ داریاں بینک برداشت کرتا ہے چنانچہ اس کے ٹیکس، انشورنس رتکافل اور حادثہ کی صورت میں اگر گاڑی کو کوئی نقصان پہنچے تو اس کا ازالہ بینک کے ذمہ ہوتا ہے، اجارہ کے متعلق شریعت کا حکم بھی یہی ہے۔

۳۔ اسلامی بینک جب تک کرایہ داری (Leasing) کا معاملہ کرکے مطلوبہ چیز کلائنٹ کے حوالے نہیں کر دیتا، اس وقت تک کرایہ وصول نہیں کرتا۔

اس تیسری بات کو ذرا تفصیل سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جب کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کلائنٹ اسلامی بینک کے پاس کوئی مشینری یا کار وغیرہ اجارہ پر حاصل کرنے کے لئے آتا ہے تو عام طور پر پہلے ہی دن اجارہ کا عقد نہیں ہوتا بلکہ بینک پہلے کار کی بکنگ کراتا ہے پھر چند ماہ بعد جب گاڑی تیار ہو کر آتی ہے تو بینک اسے کلائنٹ کے حوالے کرتا ہے اور اسی وقت اجارہ کا معاملہ ہوتا ہے۔

اجارہ پر دی گئی چیز (Leased Asset) کے کرائے (Rentals) کی وصولی کی ابتداء تو اسی وقت سے ہوتی ہے جس وقت وہ چیز عملاً کلائنٹ کے قبضہ میں آجاتی ہے لیکن چونکہ مطلوبہ چیز کلائنٹ کے سپرد (Deliver) کرنے میں کچھ دیر لگتی ہے تو بعض کلائنٹس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان سے شروع میں ہی ماہانہ اجرت کے حساب سے کچھ رقم لینا شروع کر دی جائے تاکہ انہیں مطلوبہ رقم کی ادائیگی میں سہولت رہے۔

اسلامی بینکوں کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کوشش تو یہ کریں کہ جب تک مطلوبہ چیز کلائنٹ کو مل نہ جائے، اس وقت تک اس سے کچھ نہ لیں لیکن اگر کلائنٹ کی خواہش ہو تو اسلامی بینک شروع سے ہی علی الحساب (On Account Basis) کچھ رقم کلائنٹ سے لے سکتا ہے لیکن یہ رقم کرایہ نہ ہوگی لہذا یہ بینک کی آمدنی (Income) کا حصہ بھی نہیں بنے گی بلکہ کلائنٹ کی بینک کے پاس ایک طرح کی امانت ہوگی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر اسلامی بینک اور کلائنٹ کے درمیان عملاً اجارہ نہیں ہوتا تو یہ رقم کلائنٹ کو واپس کی جائیگی جبکہ کنونشنل بینکوں میں یہ رقم شروع ہی سے بینک کی آمدنی (Income) شمار ہوتی ہے۔

اس تفصیل سے اس شبہ کا ازالہ ہو جاتا ہے جو بعض مرتبہ سرسری نظر سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسلامی بینک کے معاملے کو دیکھنے والے کرتے ہیں کہ کنوینشنل بینک میں بھی پہلے ہی روز سے کرایہ لگنا شروع ہو جاتا ہے اور بعض مرتبہ اسلامی بینک بھی ایسا ہی کرتے ہیں تو دونوں میں کیا فرق ہوا ؟ مذکورہ بالا تفصیل سے دونوں معاملات میں بالکل واضح فرق سامنے آ گیا۔

## اجارہ اور کنوینشنل لیز کے انشورنش میں فرق:

اسلامی اجارہ پر عام طور پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ کہنے کو تو اسلامی اجارہ میں شئی متأجر (Leased Asset) کا رسک بینک برداشت کرتا ہے لیکن جس طرح کنوینشنل لیزنگ میں اس چیز کا انشورنش کروایا جاتا ہے اسی طرح اسلامی اجارہ میں بھی بینک شئی متاجر (Leased Asset) کا انشورنش کرواتا ہے جو نقصان ہوتا ہے وہ انشورنش کے ذریعہ پورا کیا جاتا ہے تو دونوں میں کیا فرق ہوا ؟

یہاں ایک سوال تو انشورنش کے حکم سے متعلق ہے اس پر اس کتابچہ کے آخر میں تفصیل سے گفتگو کی جائیگی۔

لیکن یہاں جو دوسرا سوال ہے کہ دونوں سسٹم اپنا رسک انشورنش کے ذریعہ محفوظ (Cover) کر رہے ہیں تو دونوں میں فرق کیا ہوا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ممکنہ نقصان سے بچنے کے لئے شرعی حدود میں رہتے ہوئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا شرعاً ممنوع نہیں ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ اگر احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے باوجود کوئی نقصان ہو گیا تو یہ نقصان کون برداشت کریگا ؟ اگر یہ نقصان بینک برداشت کرتا ہے مالک ہونے کی حیثیت سے تو یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بالکل صحیح ہے، لیکن اگر یہ نقصان مستأجر پر ڈالا جاتا ہے تو یہ غلط ہے، اور اجارہ کے شرعی اصولوں کے متصادم ہے۔

کنونیشنل بینک اجارہ پر دی گئی چیز کی انشورنش کرواتا ہے لیکن اگر کوئی ایسا نقصان ہوا کہ انشورنش کمپنی کی طرف سے دیئے گئے کلیم سے وہ نقصان پورا نہیں ہوتا تو کنونیشنل بینک وہ نقصان برداشت نہیں کرتا بلکہ مستأجر (Lessee) کو یہ نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے جبکہ اسلامی بینک بھی اجارہ پر دی گئی چیز کی انشورنش کرواتا ہے لیکن اگر نقصان کی صورت میں انشورنش کمپنی کے دیئے گئے کلیم سے نقصان پورا نہیں ہوتا تو یہ زائد نقصان بینک برداشت کرتا ہے اور مستأجر کو اس کا زرِ ضمانت (Security Deposit) پورا واپس دینے کا پابند ہوتا ہے۔

اس عملی فرق سے معلوم ہوا کہ کنونیشنل بینک اجارہ کا طریقۂ کار اختیار کرنے کے باوجود اپنے آپ کو اس چیز کا مالک نہیں سمجھتا اور ملکیت سے متعلق ذمہ داریاں برداشت نہیں کرتا، جبکہ اسلامی بینک اجارہ کا طریقہ کار اختیار کرتے ہوئے اپنے آپ کو اس شئی مستأجرہ کا مالک سمجھتا ہے اور ملکیت سے متعلق ذمہ داریاں برداشت کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مشارکہ متناقصہ

# Diminishing Musharaka

موجودہ اسلامی بینکوں میں رائج تیسرا بڑا تمویلی طریقہ "مشارکہ متناقصہ" کا ہے جس کے ذریعے عام طور پر مکانات کے لئے تمویل (Finance) کی جاتی ہے، اسلئے اسے عام طور پر "ہوم مشارکہ" بھی کہا جاتا ہے۔

یہ طریقۂ کار بنیادی طور پر تین مراحل پر مشتمل ہوتا ہے:

۱۔ پہلے مرحلے میں اسلامی بینک اور اس کا کلائنٹ مشترکہ طور پر ایک مکان خریدتے ہیں جس میں عام طور پر بینک کا حصہ کلائنٹ کے حصے سے زیادہ ہوتا ہے مثلاً ایک مکان مشترکہ طور پر اس طرح خریدا گیا کہ اس میں اسّی فیصد حصہ بینک کا ہے اور بیس فیصد کلائنٹ کا ہے۔

۲۔ بینک کے حصے کو چھوٹے چھوٹے یونٹس (Units) میں تقسیم کرلیا جاتا ہے مثلاً مذکورہ مثال میں بینک کے مملوکہ حصے کے اسّی یونٹس بنائے گئے، کلائنٹ بینک کے مملوکہ یونٹس ایک ایک کرکے خریدتا رہتا ہے جس کے نتیجہ میں کلائنٹ کی ملکیت بڑھتی جاتی ہے جبکہ بینک کی ملکیت کم ہوتی جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۔ جتنے یونٹس بینک کی ملکیت میں ہوتے ہیں، کلائنٹ کرایہ داری کے معاہدہ کے تحت انہیں اپنے تصرف میں رکھنے اور استعمال کرنے کی وجہ سے انکا کرایہ ادا کرتا رہتا ہے، چونکہ کلائنٹ مستقل طور پر یونٹ خرید رہا ہوتا ہے، اسلئے کرائے کی مقدار میں بھی کمی آتی رہتی ہے۔آخر کار جب کلائنٹ بینک کے مملوکہ سارے یونٹس خرید لیتا ہے تو وہ سارے مکان کا مالک بن جاتا ہے۔

گویا اس طریقۂ کار میں بنیادی طور پر تین کام ہوئے:

۱۔مشترکہ طور پر مکان کی خریداری۔

۲۔ایک شریک کا دوسرے شریک کے مملوکہ حصّے کو کرائے پر لینا۔

۳۔ایک شریک یعنی کلائنٹ کا دوسرے شریک یعنی بینک کے حصے کو خریدنا۔

ظاہر ہے کہ ان تینوں معاملات میں سے کوئی معاملہ بھی شرعاً ناجائز نہیں البتہ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان تینوں معاملات کو ایک ہی انتظام میں جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر دو یا دو سے زیادہ معاملات کو اس طرح جمع کیا جائے کہ ہر معاملہ دوسرے کے ساتھ مشروط (Conditional) ہو تو یہ شرعاً جائز نہیں۔(المبسوط للسرخسی ۱۶/۳، فتح القدیر ۸۰/۶، المغنی لابن قدامہ ۱/۳۳۴)

لیکن اگر کوئی معاملہ دوسرے کے ساتھ مشروط نہ ہو تو اس کی گنجائش ہے چنانچہ مذکورہ طریقہ کار میں کوئی معاملہ دوسرے کے ساتھ مشروط نہیں ہوتا بلکہ کلائنٹ اپنے طور پر یکطرفہ وعدہ کرتا ہے کہ اگر بینک مطلوبہ مکان خرید لے تو وہ بینک کا حصہ اجارہ پر لے کر اس کا کرایہ ادا کریگا نیز وہ بینک کے حصے کے مختلف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یونٹس کو مرحلہ وار خرید لیگا۔

یہاں بظاہر یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ کلائنٹ کی طرف سے بینک کے حصے کو خریدنے کا وعدہ کرنا بیع میں شرط لگانے کی طرح ہے، اسلئے کہ فریقین (بینک اور کلائنٹ) کو مطلوبہ مکان خریدتے وقت یہ معلوم ہے کہ بعد میں کلائنٹ بینک سے اس کا حصہ خرید لیگا، اسلئے یہاں پر ایک معاملے کو دوسرے کے ساتھ مشروط (Conditional) سمجھنا چاہیے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ایک عقد کو دوسرے کے ساتھ مشروط کرنا اور کسی عقد میں داخل ہوتے وقت دوسرے عقد کے کرنے کا وعدہ کرنا دو بالکل مختلف چیزیں ہیں اگر ایک عقد کے ساتھ دوسرے عقد کو مشروط کردیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلا عقد اسی وقت مکمل ہوگا جب دوسرا عقد بھی ہو جیسے خالد احمد سے کہے کہ میں تمہیں اپنی گاڑی اس شرط پر فروخت کرتا ہوں کہ تم اپنا مکان مجھے کرائے پر دو۔ اس صورت میں گاڑی کی بیع اس وقت مکمل ہوگی جب احمد خالد کو اپنا مکان کرائے پر دیگا۔ اور ایسا کرنا اسلئے جائز نہیں کہ اس کی وجہ سے عقد کے اندر غرر (Uncertainty) پیدا ہوجاتا ہے جس کی شریعت میں ممانعت ہے لیکن اگر ایک معاملہ دوسرے کے ساتھ مشروط نہ ہو بلکہ کوئی فریق الگ سے کوئی وعدہ کرلے تو اس صورت میں ایک عقد کا مکمل ہونا دوسرے عقد کے ہونے پر موقوف نہیں ہوتا جیسے مذکورہ صورت میں اگر کلائنٹ علیحدہ طور پر یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ بینک کا حصہ خرید لیگا۔

تو اس صورت میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بینک اور کلائنٹ مل کر جو مکان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خرید رہے ہیں، اس خریداری کا صحیح ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ کلائنٹ اپنا وعدہ پورا کرے بلکہ یہ خریداری بہرحال مؤثر اور مکمل ہوگی خواہ کلائنٹ بعد میں اپنا وعدہ پورا کرے یا نہ کرے البتہ وعدہ پورا نہ کرنے کی صورت میں اس کو وعدہ پورا کرنے پر مجبور کیا جائیگا یا نقصان کی تلافی کا مطالبہ کیا جائیگا لیکن وعدہ پورا نہ کرنے کی وجہ سے پہلا عقد کالعدم نہیں ہوگا گویا محض وعدہ کرنے کی وجہ سے ''غرر'' کی خرابی لازم نہیں آتی اس لئے یہ صورت جائز ہے۔اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اسلامی بینکوں میں رائج ''مکانات کی فنانس'' کا طریقہ شرعی اصولوں سے متصادم نہیں۔

وضاحت:

موجودہ اسلامی بینکوں کے جو طریقہ ہائے تمویل ( Modes of Finance ) اس وقت زیادہ رائج ہیں، ان کی بقدرِ ضرورت تشریح ہوچکی، البتہ چند مسائل ایسے ہیں جو ان تینوں تمویلی طریقوں سے متعلق ہیں، اسلئے ان کو الگ ذکر کیا جاتا ہے۔

## چند اہم مسائل:

اسلامی بینک کے تمویلی طریقوں سے متعلق مشترکہ مسائل درج ذیل ہیں:

ا۔ بینک مطلوبہ سامان، گاڑی یا پراپرٹی خریدنے سے پہلے کلائنٹ سے یہ وعدہ لیتا ہے کہ اگر بینک نے یہ سامان خرید لیا تو کلائنٹ یہ سامان بینک سے خرید ے گا یا اجارہ پر لیگا یہ وعدہ یکطرفہ (Unilateral) ہوتا ہے یعنی کلائنٹ کی طرف سے ہوتا ہے، بینک کی طرف سے نہیں ہوتا، نیز یہ وعدہ ملزمہ (Binding) ہوتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے۔کیا ایسا وعدہ لینا شرعاً جائز ہے؟

۲۔کلائنٹ اسلامی بینک سے معاملہ کرتے وقت اپنے اوپر یہ التزام (Undertaking) کرتا ہے کہ اگر اس نے بروقت ادائیگی نہ کی تو اتنی رقم بطور صدقہ دیگا جسے بینک صدقہ کے مصارف پر خرچ کا پابند ہوتا ہے۔کیا اسلامی بینک کے لئے ایسا التزام کرانا جائز ہے؟

۳۔بعض جگہ جہاں ضرورت ہو وہاں سامان، گاڑی یا جائیداد کی انشورنش کرائی جاتی ہے اس کی کیا حیثیت ہے؟

۴۔اسلامی بینک نفع یا کرائے کو متعین کرنے کے لئے مروجہ شرح سود کو معیار مقرر کرتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

ذیل میں ہم ان مسئلوں کا قدرے تفصیلی جائزہ پیش کرتے ہیں۔

## پہلا مسئلہ: کلائنٹ سے وعدہ لینا

پہلا مسئلہ یہ ہے کہ بینک کلائنٹ کی طرف سے آمادگی ظاہر ہونے پر مارکیٹ سے مطلوبہ سامان خریدنے سے پہلے کلائنٹ سے یہ وعدہ لیتا ہے کہ وہ بعد میں یہ سامان بینک سے بذریعہ مرابحہ خرید لیگا یا فلاں گاڑی اجارہ پر لے لیگا، سوال یہ ہے کہ کیا بینک کے لئے یہ وعدہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر جائز ہے تو کیا اس کو ملزمہ (Binding) قرار دینے کی شرعاً گنجائش ہے یا نہیں؟

جہاں تک مذکورہ وعدہ لینے کا تعلق ہے تو اس کے جواز میں کوئی کلام نہیں۔ اس وعدہ کی مثال ایسی ہے کہ مثلاً خالد کی کتابوں کی دوکان ہے، زید اس کے پاس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آکر کوئی مخصوص کتاب طلب کرتا ہے وہ کتاب خالد کے پاس موجود نہیں۔ خالد زید سے کہتا ہے کہ ابھی تو یہ کتاب میرے پاس نہیں البتہ میں کہیں سے خرید کر آپ کو فراہم کرسکتا ہوں۔ زید اس پر آمادہ ہوجاتا ہے خالد کو یہ خطرہ لاحق ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں یہ کتاب دوسری جگہ سے خرید کر لاؤں اور بعد میں زید اسے خریدنے سے انکار کردے، اسلئے وہ زید سے کہتا ہے کہ تم یہ وعدہ کرو کہ جب میں یہ کتاب خرید کر لاؤں گا تو تم مجھ سے خرید لوگے۔ ظاہر ہے کہ خالد کے لئے یہ وعدہ لینا جائز ہے کیونکہ یہ کسی شرعی اصول کے متصادم نہیں۔ اسی طرح اسلامی بینک کے لئے کلائنٹ سے بھی وعدہ لینا جائز ہے۔

اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہ وعدہ ملزمہ (Binding) ہوسکتا ہے یا نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ وعدہ کے لازم ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں فقہاء کرام کی مختلف آراء ہیں البتہ متاخرین فقہاءِ حنفیہ نے اس بات کی گنجائش دی ہے کہ ضرورت کے وقت اسے لازم قرار دیا جاسکتا ہے۔ علامہ شامیؒ فرماتے ہیں:

المواعيد قد تكون لازمة فتجعل لازمة عند حاجة الناس (ردّ المحتار ۱۳۵/۴، نیز ملاحظہ فرمایئے: شرح المجلة للأتاسي ۴۱۵/۲، شرح الأشباه والنظائر لابن نجيم ۱۱۰/۲)

ترجمہ: کبھی کبھی باہمی وعدے لازم ہوتے ہیں، پس لوگوں کی حاجت کے پیشِ نظر انہیں لازم قرار دیا جاسکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عملی تجربہ بھی یہ ہے کہ روزمرّہ کے بہت سے معاملات میں وعدہ کو لازم سمجھا جاتا ہے جیسے بڑے ہوٹل یا کھانا پکانے کے مقامات جن کا مختلف سپلائرز سے معاہدہ ہوتا ہے کہ سپلائر فلاں اوقات میں انہیں اتنا اتنا سامان فراہم کریگا، بسا اوقات ہوٹل والوں کو کھانا تیار کرکے کسی شادی وغیرہ کی تقریب میں پہنچانا ہوتا ہے، اگر سپلائر بروقت سامان پہنچانے سے معذرت کردے تو ظاہر ہے کہ ہوٹل والے کو زبردست پریشانی اور نقصان کا سامنا کرنا پڑیگا ۔ اسی طرح مثلاً آپ نے کسی تقریب کا اہتمام کیا ہوا ہے جس میں بہت سے معزز مہمان مدعو ہیں ۔ آپ نے مختلف سپلائر سے بات کررکھی ہے، کسی سے ٹینٹ وغیرہ لگانے کا معاہدہ ہے، کسی سے کھانا پہنچانے کا اور کسی سے بجلی کے انتظامات کرنے کا وغیرہ لیکن ان میں سے کوئی بھی بروقت نہیں پہنچتا اور صرف معذرت کرکے الگ ہوجاتا ہے تو ظاہر ہے آپ کو کس قدر پریشانی ہوگی ۔ لہذا ان صورتوں میں یہ ضروری ہے کہ وعدے کو لازم قرار دیا جائے ۔ بالکل اسی طرح اگر بینک لاکھوں بلکہ بعض مرتبہ کروڑوں روپے کی خریداری کرتا ہے اگر کلائنٹ بعد میں اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے تو بینک کو زبردست مالی نقصان کا سامنا ہوسکتا ہے، اسلئے متاخرین فقہاءِ حنفیہ کے مسلک کو اختیار کرتے ہوئے اس وعدے کو لازم قرار دینے میں کوئی شرعی خرابی لازم نہیں آتی ۔

## دوسرا مسئلہ: صدقہ کی وصولی

دوسرا مسئلہ کلائنٹ کی طرف سے بروقت ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں صدقہ لینے کا ہے: اگر غور کیا جائے تو دراصل یہاں تین سوال پیدا ہوتے ہیں، جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سوال مع جواب درج ذیل ہے:

ا۔اسلامی بینک کے کلائنٹ کا یہ التزام (Undertaking) کرنا کہ اس نے بروقت ادائیگی نہ کی تو وہ اتنی مخصوص رقم بینک کے "صدقہ کے فنڈ" (Charity Fund) میں جمع کرائیگا ، یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے، کوئی شخص یا ادارہ اسے یہ التزام کرنے پر مجبور نہیں کرسکتا (جیسے نذر ماننے کا مسئلہ ہے کہ نذر ماننا ہر شخص کا ذاتی فعل ہے کوئی شخص اسے کوئی خاص نذر ماننے پر مجبور نہیں کرسکتا) جبکہ اسلامی بینکوں میں کلائنٹ کو یہ التزام کرنے یا نہ کرنے کا اختیار نہیں ہوتا بلکہ اس پر لازم ہوتا ہے کہ اگر وہ اسلامی بینک سے معاملہ کرنا چاہتا ہے تو مذکورہ بالا التزام ضرور کرے ۔کیا اس طرح لازمی طور پر التزام کرانا شرعاً جائز ہے؟

۲۔اس میں یہ التزام کرایا جاتا ہے کہ یہ صدقہ بینک کے واسطے سے، ادا کیا جائیگا ، کیا ایسی شرط لگانے کی اجازت ہے؟

۳۔اگر کلائنٹ اس التزام کو پورا نہ کرے تو بینک بذریعہ عدالت اسے نافذ کرانے کا حق رکھتا ہے ۔کیا ایسا التزام بذریعہ عدالت نافذ کرانا جائز ہے؟

ان تینوں سوالوں کا ترتیب وار جواب درج ذیل ہے:

ا کسی غلطی پر صدقہ کا التزام کرنے کی دو صورتیں ہیں:

الف ۔اس غلطی کا تعلق حقوق اللہ سے ہو جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ اگر مجھ سے فجر کی جماعت چھوٹ گئی تو میں اتنی رقم صدقہ کروں گا۔

ب ۔اس غلطی کا تعلق حقوق العباد سے ہو یعنی اس غلطی کے ارتکاب سے کسی دوسرے انسان کو نقصان پہنچ سکتا ہو جیسے دو آدمی شریک ہیں اور ان میں سے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہ التزام کرے کہ وہ راستے بھر دوسرے ساتھی کو تکلیف نہیں پہنچائے گا، اگر اس نے تکلیف پہنچائی تو اتنی رقم صدقہ کریگا۔

جہاں تک پہلی صورت کا تعلق ہے تو یہ خالصتاً بندے کا اختیاری معاملہ ہے اسے اپنے اوپر التزام کرنے کا اختیار ہے کوئی اور شخص لازمی طور پر اس سے یہ التزام نہیں کرا سکتا جبکہ دوسری قسم میں بعض صورتیں ایسی ہیں جن میں لازمی طور پر التزام کرایا جاسکتا ہے مثلاً زید کی ایک گاڑی ہے وہ اور بکر مل کر اس پر سفر کرنا چاہتے ہیں۔ بکر کو ڈرائیونگ کا بہت شوق ہے وہ زید سے کہتا ہے کہ گاڑی میں چلاؤں گا زید کہتا ہے کہ تمہیں اس شرط پر گاڑی چلانے کی اجازت ہے کہ تم اسے پوری احتیاط سے چلاؤ گے بکر وعدہ کرتا ہے زید مزید احتیاط کے لئے کہتا ہے کہ "تمہیں یہ گاڑی چلانے کی اجازت اس شرط پر ہے کہ تم یہ التزام کرو کہ اگر تم نے کوئی بے احتیاطی کی تو اتنی رقم صدقہ کرو گے" بکر شرط قبول کرکے التزام کر لیتا ہے۔

ظاہر ہے کہ جس طرح زید کے لئے پہلی شرط لگانا جائز ہے اسی طرح دوسری شرط لگانے کی بھی گنجائش ہے کیونکہ دونوں کا مقصد اپنے آپ کو ممکنہ نقصان سے بچانا ہے۔

دوسری شرط میں اس اعتبار سے بکر سے لازمی طور پر التزام کرایا گیا کہ اگر وہ زید کی گاڑی استعمال کرنا چاہتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ یہ التزام کرے کہ بے احتیاطی کرنے کی صورت میں اتنی رقم صدقہ کرے گا لیکن اس اعتبار سے یہ لازمی التزام نہیں کہ بکر کو یہ اختیار ہے کہ وہ یہ شرط قبول نہ کرے زید کی گاڑی استعمال نہ کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسلامی بینک بینکنگ مارکیٹ کا ایک حصہ ہے، اس کے پاس موجود سرمایہ میں بہت بڑا حصہ ان ڈیپازیٹرز کا ہوتا ہے جو اپنی جمع پونجی لاکر بینک کے پاس جمع کراتے ہیں بینک اس سرمائے کے ذریعے اپنے کلائنٹس کو فنانس کرتا ہے اگر بینک کلائنٹس کی طرف سے ادائیگی میں تاخیر کا کوئی مؤثر حل اختیار نہ کرے تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ اس کے کلائنٹس ادائیگی میں تاخیر کرتے رہیں اس طرح ہونے کی صورت میں اسلامی بینک کو متعدد معاشی مسائل کا سامنا کرنا پڑیگا بلکہ خود بینک کے دیوالیہ ہونے کا خطرہ پیدا ہوجائیگا۔

ظاہر ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے ڈیپازیٹرز کی رقوم کو اس ممکنہ نقصان سے بچانے کیلئے اسلامی بینک کیلئے شرعی حدود کے اندر رہ کر کوئی مؤثر اقدام کرنا ضروری ہے۔ اس کیلئے ایک حل یہ پیش کیا گیا ہے کہ اسلامی بینک سے جب اس کا کوئی کلائنٹ معاہدہ کرنے کیلئے آئے تو بینک اس سے یہ وعدہ لے سکتا ہے کہ کلائنٹ بروقت ادائیگی کریگا، اور اسی کے ساتھ کلائنٹ سے یہ التزام بھی کرایا جاتا ہے، کہ اگر اس نے بروقت ادائیگی نہ کی تو وہ اتنی رقم صدقہ کریگا۔

یہ التزام بھی اس اعتبار سے لازمی ہے کہ اگر وہ اسلامی بینک سے معاملہ کرنا چاہتا ہے تو اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ التزام کرے لیکن اس اعتبار سے لازمی نہیں کہ اسے اختیار ہے کہ وہ مذکورہ شرط قبول نہ کرکے اسلامی بینک سے معاملہ نہ کرے بلکہ دیگر جائز ذرائع سے مطلوبہ مقصد حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ تو جس طرح زید کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ بکر سے یہ وعدہ لے کہ اگر اس نے زید کی گاڑی چلانے میں بے احتیاطی کی تو اتنی رقم صدقہ کرے گا، اسی طرح اسلامی بینک کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لئے بھی یہ جائز ہے کہ وہ اپنے کلائنٹ سے یہ وعدہ لے کہ اگر اس نے ادائیگی میں تاخیر کی تو اتنی رقم صدقہ کریگا۔

۲۔ بینک کے خیراتی فنڈ میں رقم جمع کرانے کا التزام محض اسلئے کرایا جاتا ہے تا کہ اس بات کا اطمینان ہو کہ واقعتہً کلائنٹ نے یہ صدقہ کیا ہے یہی وجہ ہے کہ بینک یہ صدقہ وصول کرکے اسے اپنی ذاتی آمدنی میں شامل نہیں کرسکتا بلکہ اسے صدقہ کے شرعی مصارف پر ہی خرچ کرنے کا پابند ہوتا ہے، اس شرط کے ذریعے صرف صدقہ کی ادائیگی کو یقینی بنایا جاتا ہے گویا یہ ایک ایسی شرط ہے جو عقد میں تاکید پیدا کرتی ہے اور ایسی شرط جو عقد میں تاکید پیدا کرتی ہو یا اس کے ملائم ہو، اس کا لگانا جائز ہے۔

۳۔ اگرچہ احناف کے نزدیک ایسے التزام کو پورا کرنا قضاءً ضروری نہیں لیکن بعض مالکیہ کے ہاں اسے قضاءً (یعنی بذریعہ عدالت) بھی پورا کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ بینکوں کے معاملات میں اسے قضاءً نافذ کرانے کی ضرورت ہوتی ہے، لہذا اس صورت میں مالکیہ کے اس قول کو اختیار کرنے کی گنجائش ہے خصوصاً جبکہ اس کا تعلق مالی معاملات سے ہے اور حضرت تھانویؒ نے امداد الفتاویٰ میں بعض مالی معاملات کے اندر ضرورت کے وقت مالکیہ کے قول کو اختیار کرنے کی اجازت دی ہے۔

## تیسرا مسئلہ: انشورنس

تیسرا اہم مسئلہ ''انشورنس'' کرانے کا ہے کہ بعض صورتوں میں بینک قانونی طور پر انشورنس کرانے پر مجبور ہوتا ہے۔ اگرچہ اب اس مسئلے پر زیادہ گفتگو کرنے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چنداں ضرورت نہیں ، اسلیئے کہ اب پاکستان میں بھی کئی تکافل (اسلامی انشورنس) کمپنیاں وجود میں آچکی ہیں ۔ ان میں سے ایک کمپنی نے باقاعدہ کام کرنا بھی شروع کر دیا ہے جبکہ بعض دیگر کمپنیاں مستقبل قریب میں کام شروع کرنے والی ہیں اور اسلامی بینک مروجہ انشورنس کے بجائے تکافل کمپنیوں سے معاملات کر رہے ہیں تاہم چونکہ ایک عرصے تک قانونی مجبوری کی وجہ سے انشورنس کمپنیوں کے ساتھ معاملہ ہوتا رہا ہے ، اسلیئے مختصراً اس موضوع پر گفتگو کی جاتی ہے ۔

شریعت کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص دو ایسے معاملات میں مبتلا ہو کہ ان میں سے ایک زیادہ گناہ ہو جبکہ دوسرا کم درجے کا ہو تو بدرجہ مجبوری بڑے گناہ کو چھوڑ کر چھوٹے کا ارتکاب کر لینے کی گنجائش ہے بشرطیکہ اس سے بھی بچنے کی مسلسل کوشش کرتا رہے ، اس قاعدہ کو فقہی اصطلاح میں "اھون البلیتین" کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔ وہ لوگ جو بینک کی ایسی ملازمت کرتے ہیں جن میں سودی معاملات سے براہ راست واسطہ پڑتا ہے ، ارباب فتویٰ انہیں یہی مشورہ دیتے آئے ہیں کہ اس ملازمت کو فوراً ترک کر کے کوئی جائز ملازمت تلاش کرو لیکن جب تک کوئی جائز ملازمت نہ ملے اور اس ملازمت کو فوری ترک کرنے میں شدید مالی پریشانی کا اندیشہ ہو تو بدرجہ مجبوری جائز ملازمت ملنے تک اسے اختیار کرو البتہ اس سے ملنے والی تنخواہ کسی غیر مسلم سے تبدیل کر کے استعمال کرو ۔

یہ کیوں کہا گیا ؟ اسلیئے کہ ناجائز ملازمت کرنا ایک الگ گناہ ہے اور اس کے بدلے میں ملنے والی تنخواہ کو اپنی ضروریات میں استعمال کرنا دوسرا مستقل گناہ ہے ۔ اگر کوئی شخص کسی شدید مجبوری کی وجہ سے ناجائز ملازمت نہیں چھوڑ سکتا تو اسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپنی تنخواہ غیر مسلم سے تبدیل کرنے (یعنی پہلے اس سے اتنی رقم قرض لینے اور اس کے بدلے میں اپنی رقم اسے دینے ) کا مشورہ دیا گیا کہ وہ بیک وقت دو گناہوں میں مبتلا نہ ہو بلکہ بدرجہ مجبوری صرف ایک کا ارتکاب کرے تاکہ گناہ کی شدت کچھ کم ہو جائے، اور اس سے بھی فوری خلاصی کی کوشش کرتا رہے۔

اس وقت ہماری معاشی سرگرمیوں کا پہیہ دو نظاموں پر چل رہا ہے۔ ایک "بینکنگ کا نظام" ہے اور دوسرا "انشورنس کا نظام"۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے ماہرین معیشت بخوبی واقف ہیں کہ ان دونوں نظاموں سے صرف نظر کر کے عصر حاضر میں معیشت کو کامیابی سے ہم کنار کرانا تقریباً ناممکن ہے۔ اسلئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ان دونوں نظاموں کو اسلامی اصولوں کے سانچے میں ڈھالا جائے لیکن ظاہر ہے کہ یہ کام ایسا نہیں کہ ادھر الہ دین کا چراغ جلایا اور ادھر سارا اسلامی نظام تیار شدہ شکل میں سامنے آ گیا بلکہ اس کے لئے سالہا سال کی مسلسل عملی محنت درکار ہوتی ہے۔

ماہر اور مستند علماء کرام نے جس طرح بینکاری کا متبادل تلاش کرنے میں شبانہ روز محنت کی، اسطرح انشورنس کا اسلامی متبادل پیش کرنے میں اپنی پوری صلاحتیں خرچ کیں اور جب سالہا سال کی کوشش کے بعد بینکنگ کا شرعی طریقہ کار وجود میں آ گیا اور ہزار مشکلات کے بعد حکومتیں اسے نافذ کرنے پر آمادہ ہوئیں تو بعض علماء کرام نے اسے اس حال میں اس شرط پر نافذ کرنے کی اجازت دی کہ یہ بینک اپنے انشورنس کے معاملات تکافل کی بنیاد پر کرنے کے پابند ہوں گے، البتہ جب تک تکافل کا عملی وجود سامنے نہیں آتا اس وقت تک اسٹیٹ بینک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



...ی طرف سے عائد کردہ قانونی مجبوری کی وجہ سے اسلامی بینک انشورنس کمپنیوں ...ے معاملہ کر سکتے ہیں تاہم ہر اسلامی بینک کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ جونہی تکافل ...ا وجود سامنے آئے ، وہ اپنے معاملات کو تکافل کے ساتھ جوڑیں۔ ظاہر ہے کہ یہاں "اهون البلیتین" کے قاعدے کو اختیار کیا گیا، جس کی شرعاً گنجائش ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ بینکوں میں جو انشورنس کرانا قانوناً ضروری ہے، ...بعض علماءِ عرب کے نظریئے کے مطابق اس کی شرعاً گنجائش ہے اگرچہ علماءِ پاکستان ...و ہندوستان اس بات پر متفق ہیں کہ مروّجہ انشورنس کی تمام صورتیں شرعاً ناجائز ہیں، البتہ مجبوری کے پیشِ نظر بعض معاصر علماء نے عرب کے علماء کے قول کی بنیاد پر اس شرط پر صرفِ نظر کیا کہ مروّجہ انشورنس کا جائز متبادل سامنے آتے ہی یہ بینک اپنے معاملات کو اس کے ساتھ مربوط کرنے کے پابند ہوں گے۔

ظاہر ہے کہ دونوں آراء دیانتداری پر مبنی تھیں، اسلئے کسی پر طعن کرنا یا کیچڑ اچھالنے کی پالیسی اختیار کرنا مناسب نہیں۔

## چوتھا مسئلہ: شرحِ سود کو معیار بنانا ( Interest Rate as a Bench mark)

چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ موجودہ حالات میں اسلامی بینک عام طور پر مروّجہ بینکوں کے باہمی شرح سود کو معیار (Bench marak) کے طور پر استعمال ...ر کے اپنے نفع یا کرایہ کا تعین کرتے ہیں جیسے پاکستان میں کائبور (KIBOR) کو ...معیار بنایا جاتا ہے۔ اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ایسا کرنا شرعاً جائز نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جواباً عرض ہے کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ شرح سود کو جائز نفع یا کرائے کے لئے معیار کے طور پر استعمال کرنا ہرگز پسندیدہ نہیں لیکن اگر اسلامی بینک خرید وفروخت (Sale) یا اجارہ کی دیگر تمام شرائط کی پابندی کرتا ہے تو محض شرح سود کو معیار بنانے کی وجہ سے اس معاملے کو ناجائز کہنا درست نہیں۔

اس بات کو بذریعہ مثال اس طرح سمجھا جاسکتا ہے۔خالد کو سو روپے کی ضرورت ہے وہ زید کے پاس قرض مانگنے کے لئے آتا ہے زید اسے کہتا ہے کہ میں تمہیں یہ رقم اس شرط پر قرض دوں گا کہ تم اس کے بدلے مجھے ایک سو دس روپے واپس کرو۔ظاہر ہے کہ یہ معاملہ سودی قرض کا ہے جو کہ حرام ہے خالد اسے چھوڑ کر احمد کے پاس آجاتا ہے احمد اس سے پوچھتا ہے کہ آپ کس ضرورت کے لئے یہ رقم قرض مانگ رہے ہیں۔ خالد بتاتا ہے کہ میرے ہاں مہمان آئے ہوئے ہیں، مجھے ان کے لئے پھل خریدنے ہیں احمد اسے سو روپے قرض دینے کے بجائے بازار سے سو روپے کے پھل خریدتا ہے ان پر قبضہ کرنے کے بعد ایک سو دس روپے میں خالد کو بیچ دیتا ہے۔احمد نے خالد کے ساتھ جو معاملہ کیا وہ خرید وفروخت کا ہے کہ پہلے اس نے بازار سے سو روپے کے پھل خریدے، اس پر قبضہ کیا اور پھر اسے خالد کے ہاتھ فروخت کیا۔اگر دیکھا جائے تو احمد کے معاملے کی زید کے معاملے کے ساتھ اس اعتبار سے مشابہت ہے کہ زید نے سو روپے پر جتنے سود کا مطالبہ کیا تھا، احمد نے بھی سو روپے کے پھلوں پر اتنا ہی نفع کمایا، لیکن شرعی اصولوں سے واقفیت رکھنے والا کوئی بھی شخص یہ نہیں کہے گا کہ احمد کا کمایا ہوا نفع حرام ہے اسلئے کہ اس کی مقدار اتنی ہی ہے جتنی زید نے سودی قرضہ دینے کے لئے سود کی طے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تھی بلکہ یہی کہا جائیگا کہ اگر احمد نے خرید وفروخت کے متعلق شریعت کے احکام کی پابندی کی ہے تو پھر محض اتنی مشابہت سے یہ معاملہ ناجائز نہیں ہوا، لہذا اگر اسلامی بینک مرابحہ، اجارہ اور ہوم مشارکہ میں شریعت کے طے کردہ اصولوں کی پابندی کرتا ہے تو محض بینکوں کے باہمی شرح سود کو معیار مقرر کرنے سے اس کا معاملہ ناجائز نہیں ہوتا۔

## متبادل کی تلاش بھی کرنی چاہیئے:

البتہ اس کو جائز نفع کے لئے بطور معیار (Bench mark) مقرر کرنے میں چونکہ ظاہرِ نظر میں اس کی قدرے مشابہت سودی معاملات سے ہوجاتی ہے، اسلئے پسندیدہ بات یہ ہے کہ اسلامی بینک اس ظاہری مشابہت سے بھی بچنے کی پوری کوشش کریں تاہم ہمیں اس بات کا بھی جائزہ لینا چاہئے کہ موجودہ حالات میں اسلامی بینک شرحِ سود کو کیوں معیار بناتے ہیں اور اس کا متبادل تلاش کرنے میں انہیں فی الحال کن مشکلات کا سامنا ہے۔

بینکوں کے باہمی شرح سود کا پسِ منظر یہ ہے کہ عام طور پر مختلف بینک ایک جیسے حالات میں نہیں چل رہے ہوتے، بعض بینک ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے پاس ضرورت سے زائد رقم ہوتی ہے جبکہ بعض بینکوں کے پاس فنانس کے لئے رقم کم ہوتی ہے تو جن بینکوں کو رقم کی ضرورت ہوتی ہے، وہ ان بینکوں سے قرضہ لیتے ہیں ، جن کے پاس رقم زائد ہوتی ہے، قرضہ دینے والا بینک ایک مخصوص شرح سود پہ قرض دیتا ہے اسے Inter Bank Offered Rate کہا جاتا ہے یعنی بینکوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے باہمی معاملات میں پیش کیا گیا شرحِ سود ۔ اس کا مخفف IBOR ہے ۔ پاکستان میں عام طور پر کراچی کے بینکوں کا شرحِ سود بطور پیمانہ استعمال ہوتا ہے جسے کائبور یعنی Karachi Inter Bank Offered Rate کہتے ہیں ۔

اگر پاکستان میں اسلامی بینک کائبور کو چھوڑ کر کوئی اسلامی معیار بنانا چاہیں تو ظاہر ہے کہ اسکے لئے اسلامی بینکنگ کی ایک بڑی مارکیٹ کا وجود میں آنا ضروری ہے ، الحمد للہ ، پاکستان میں بھی آہستہ آہستہ یہ مارکیٹ ترقی کر رہی ہے ۔ بعض معاصر علماء نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اسلامی بینک حقیقی اثاثوں کی بنیاد پر قابل تبادلہ دستاویزات (Transferable Instruments) تیار کریں جیسے کرائے پر دی گئی اشیاء اور جائیداد کے حصص ۔ جس بینک نے اپنے جامد اثاثے کرائے پر دیئے ہوں ، وہ ان کے حصص بنالے ۔اور جس اسلامی بینک کے پاس ضرورت سے زائد نقد رقم ہو تو وہ یہ حصص ان کی صافی مالیت ( Net Asset Valne ) کی بنیاد پر خریدے ۔ (ان حصص کی صافی مالیت کا تعین وقفے وقفے سے کیا جا سکتا ہے ۔) اور جس اسلامی بینک کے پاس ضرورت سے زائد حصص ہوں وہ انہیں فروخت کر دے ، اس طرح ایک اسلامی انٹر بینک مارکیٹ وجود میں آجائیگی ۔ اسلامی بینک مرابحہ ، اجارہ اور دیگر تمویلی طریقوں میں ان حصص کی صافی مالیت کو اپنے نفع یا کرایہ کے تعین کے لئے بطور معیار (Bench mark ) استعمال کر سکے گا ۔ اس طرح کائبور کا ایک شرعی متبادل سامنے آئیگا ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## Liability Side میں اسلامی بینک کا کنونشنل بینک سے فرق:

گزشتہ تفصیل اسلامی بینک کے اس حصہ سے متعلق ہے، جسے اثاثہ جاتی حصہ (Asset Side) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اب ہم انتہائی اختصار کے ساتھ اسلامی بینک کے ذمہ داری والے حصہ (Liability Side) کا جائزہ لیتے ہیں جس میں اسلامی بینک مختلف ڈیپازیٹرز سے ان کی رقوم وصول کر کے انہیں اپنے نفع میں شریک کرتا ہے۔ زیادہ بہتر یہ ہوگا کہ اسلامی بینک کے اس حصے کا بھی کنونشنل بینک کے ساتھ تقابل کر کے پیش کیا جائے تا کہ تصویر کا صحیح رخ ہمارے سامنے آسکے۔

## کنونشنل اور اسلامی بینک کا کرنٹ اکاؤنٹ ایک جیسا ہے:

ایک کنونشنل بینک اپنے ڈیپازیٹر سے جو رقم لیتا ہے خواہ وہ کسی بھی اکاؤنٹ کے لئے لے، شرعی طور پر وہ قرض ہوتی ہے اسلئے کہ کنونشنل بینک ہر اکاؤنٹ ہولڈر کو اس بات کی گارنٹی دیتا ہے اس کی دی ہوئی رقم ضرور واپس کی جائیگی اور ہر وہ سرمایہ جس کی واپسی مضمون (Guaranted) ہو، قرض کہلاتا ہے۔ اب اگر وہ کرنٹ اکاؤنٹ ہے تو کنونشنل بینک اس پر کوئی اضافی رقم نہیں دیتا بلکہ صرف اصل رقم واپس لوٹانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ کنونشنل بینک کا یہ معاملہ کسی شرعی اصول کے خلاف نہیں لہذا اسلامی بینک کے کرنٹ اکاؤنٹ میں بھی بعینہ یہی طریقہ رائج ہے البتہ ڈیپازیٹر کو چاہیے کہ اگر وہ کرنٹ اکاؤنٹ میں رقم رکھنا چاہتے ہیں تو کنونشنل کے بجائے اسلامی بینک کے کرنٹ اکاؤنٹ میں رقم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رکھوائیں تاکہ انکا سرمایہ سودی قرضوں میں استعمال ہونے کے بجائے جائز اسلامی تمویلی طریقوں میں استعمال ہو۔

## دیگر اکاؤنٹس میں فرق:

کرنٹ اکاؤنٹ کے علاوہ دیگر اکاؤنٹس جیسے سیونگ اکاؤنٹ اور فکس ڈیپازٹ (Fix Deposit) وغیرہ کے اندر کنوینشنل بینک اپنے ڈیپازیٹر سے سودی قرضہ لیتا ہے۔

گویا ایک کنوینشنل بینک اپنے ڈیپازیٹر سے سرمایہ لیکر اسے یہ یقین دلاتا ہے کہ آپ کا سرمایہ محفوظ ہے اور مقررہ وقت پر اضافی مارک اپ (Mark Up) کے ساتھ آپ کو یہ رقم واپس ملیگی۔

کیسے ملیگی؟ ڈیپازیٹر کی یہ رقم کہاں خرچ ہوگی؟ بینک اس پر کتنا کمائیگا؟ اس کمائی میں ڈیپازیٹر کا حصہ کیا ہوگا؟ ان سب باتوں پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔ اب بینک ڈیپازیٹر کی رقم سے سو فیصد کمائے یا کچھ نہ کمائے، وہ ہر حال میں اپنے کلائنٹ کو اضافی طے شدہ سود دینے کا پابند ہوتا ہے، گویا ڈیپازیٹر اور بینک کا آپس میں جو تعلق (Relation) قائم ہوتا ہے، اس کا اس تعلق سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا جو بینک اور کلائنٹ (بینک سے سودی قرضہ اور فنانس حاصل کرنے والے) کے درمیان ہوتا ہے۔

اس کے برعکس ایک اسلامی بینک اپنے نفع بخش اکاؤنٹ میں جو رقم لیتا ہے، وہ مضاربہ یا مشارکہ کی بنیاد پر ہوتی ہے اور شرعی اعتبار سے ڈیپازیٹر کی یہ رقم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بینک کے پاس امانت ہوتی ہے یعنی اگر بینک کی کسی تعدی (Negligence) اور کوتاہی کے بغیر وہ رقم یا اس کا کچھ حصہ ہلاک ہو جائے تو بینک اس کی ادائیگی کا ضامن نہیں ہوتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اسلامی بینک اپنے ڈیپازیٹر سے رقم لینے کے بعد اس پر پردہ نہیں ڈالتا بلکہ اسے اپنی تمویلی سرگرمیوں میں شریک کر لیتا ہے جس میں ڈیپازیٹر کی حیثیت رب المال (سرمایہ فراہم کرنے والے افراد) یا خوابیدہ شریک (Sleeping Partner) کی ہوتی ہے جبکہ اسلامی بینک بطور مضارب یا عملی شریک (Working Partner) کام کرتا ہے اور بینک اپنے تمویلی طریقوں جیسے مرابحہ، اجارہ اور مشارکہ وغیرہ کے ذریعے جو نفع کماتا ہے اس کا متناسب (Proportional) حصہ اپنے ڈیپازیٹر کو دیتا ہے جو پہلے سے طے ہوتا ہے مثلاً یہ طے ہوتا ہے کہ بینک جو بھی نفع حاصل کرے گا اس کا پچاس فیصد بینک اور پچاس فیصد ڈیپازیٹر لیگا۔

چونکہ اسلامی بینک اپنی تمویلی سرگرمیوں سے حاصل ہونے والے نفع کے متناسب حصہ میں اپنے ڈیپازیٹر کو شریک کرتا ہے، اسلئے ڈیپازیٹر، بینک اور کلائنٹ کے درمیان ایک زنجیر (Chain) قائم ہو جاتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی بینک اپنے کلائنٹ سے جو نفع کماتا ہے، اس کا اثر ڈیپازیٹر کو ملنے والے نفع پر پڑتا ہے، لہذا اگر اسلامی بینک زیادہ ریٹ پر فنانس کرتا ہے تو اس کے ڈیپازیٹر کو ملنے والا حصہ زیادہ ہوتا ہے اور کم ریٹ پر فنانس کرنے کی صورت میں سے کم نفع ملتا ہے اور یہی شریعت کا اصول ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اسلامی بینک پہلے سے نفع متعین نہیں کرسکتا:

یہاں یہ بات ذہن میں رہنا ضروری ہے کہ اسلامی بینک اپنے ڈیپازیٹر سے سرمایہ لیتے وقت اسے ہر حال میں واپسی کی گارنٹی نہیں دے سکتا اور نہ ہی شروع میں حتمی طور پر یہ بتا سکتا ہے کہ وہ اسے اتنا نفع دیگا، خصوصاً ڈیپازیٹر کے سرمایہ (Capital) سے نسبت متعین کر کے حتمی طور پر بتلانا ہرگز جائز نہیں مثلاً اسلامی بینک یوں کہے کہ ہم آپ کو آپکی رقم پر دس فیصد نفع دیں گے، اس سے شرکت ومضاربت کا عقد فاسد (Void) ہوجائیگا، البتہ جب بینک اپنی کسی ٹرم (Term) کے اختتام پر ڈیپازیٹر کو حاصل ہونے والے نفع میں متناسب حصہ دے تو اس حاصل ہونے والے نفع کی اصل رقم سے نسبت معلوم کرنا اور اسے بیان کرنا شرعاً ناجائز نہیں۔

اس بات کو بذریعہ مثال یوں سمجھا جاسکتا ہے۔ بینک ''الف'' نے اپنے ڈیپازیٹر ''ب'' سے سو روپے کا ڈیپازٹ لیا اور اس پر بیس روپے نفع کمایا، بینک نے حاصل شدہ نفع کا پچاس فیصد خود رکھا اور پچاس فی صد ڈیپازیٹر کو دیا، اس طرح ڈیپازیٹر کو اپنی دی گئی رقم پر دس روپے مل گئے، یہ دس روپے اصل میں تو حاصل ہونے والے نفع کا پچاس فیصد ہیں البتہ اگر ڈیپازیٹر کے سرمایہ کے اعتبار سے اس کی نسبت معلوم کی جائے تو یہ اصل سرمائے کا دس فیصد ہوگا۔

لہذا اگر اسلامی بینک اپنے نفع کا اعلان کرتے وقت یہ بتلادے کہ ہم نے اپنے ڈیپازیٹرز کو ان کے سرمایہ پر دس فیصد نفع دیا تو اس کی گنجائش ہے لیکن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شروع میں اصل سرمایہ پر کوئی حتمی ریٹ نہیں بتایا جا سکتا ۔ ایک تو اسلیئے کہ اس سے خود شرکت یا مضاربت کا عقد ناجائز ہو جاتا ہے دوسرے اسلیئے کہ عام طور پر اسلامی بینک کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اس سرمایہ پر کتنا نفع کمائیگا ، اس سے معلوم ہوا کہ اگر اسلامی بینک نفع تقسیم کرنے کے بعد یہ اعلان کرتا ہے کہ اس نے اس سال اپنے ڈیپازیٹرز کو دس فیصد نفع دیا تو اس کا یہ طریقہ شرعی اصولوں کے متصادم نہیں ۔

## شخصی غلطی کو نظام کی غلطی قرار دینا درست نہیں

گزشتہ اوراق کے مطالعہ سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ اس وقت موجود اسلامی بینکوں کا طے شدہ طریقہ کار اسلامی اصولوں کے خلاف نہیں ، اسلیئے ان بینکوں میں رقم جمع کرانے اور ان کی تمویلی سہولتوں سے فنانس حاصل کرنا جائز ہے لیکن یہاں یہ بات سمجھنا بھی ضروری ہے کہ اگرچہ اسلامی بینک کے معاملات کی نگرانی کرنے کیلیئے ہر بینک میں ایک شریعہ ایڈوائزر مقرر ہوتا ہے تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر اسلامی بینک کے سو فیصد معاملات یقیناً اسی طریقے کے مطابق انجام پاتے ہیں جو ان کیلیئے طے کیا گیا ہے بلکہ اس بات امکان بہرحال ہے کہ کسی اسلامی بینک کی کسی برانچ میں کوئی نہ کوئی معاملہ صحیح شرعی طریقہ کار کے مطابق انجام نہ پایا ہو ، بینک ملازم یا کلائنٹ کی لاعلمی کی وجہ سے یا زیادہ نفع کے لالچ میں آکر شرعی احکام کو پس پشت ڈالنے کی وجہ سے ، سبب خواہ کوئی بھی ہو ، انصاف کی بات یہ ہے کہ یہ غلطی اس شخص کی ذاتی غلطی متصور ہوگی ، اسے پورے نظام کی غلطی قرار دینا ہرگز درست نہیں ۔

اس کی مثال بعینہ ایسے ہی ہے جیسے اسلام میں وضو کرنے کا ایک طریقہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



متعین ہے لیکن کوئی شخص لاعلمی میں یا جلدی میں اس طرح وضو کر بیٹھتا ہے کہ سر کا مسح نہیں کرتا تو اس کا مطلب یہ نہیں سمجھا جائیگا کہ اسلام نے وضو کرنے کا جو طریقہ بتایا ہے، اس میں سر کا مسح نہیں بلکہ ہر صاحب عقل یہی کہے گا کہ یہ اس شخص کی ذاتی غلطی ہے ورنہ وضو سے متعلق اسلامی احکام بالکل واضح اور اظہر من الشمس ہے۔

## صحیح معلومات حاصل کرنے کا طریقہ

اسی طرح یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس وقت اسلامی بینکاری سے متعلق خاطر خواہ معلومات رکھنے والے افراد کی بہت کمی ہے، اسلئے مختلف ادارے مسلسل اسلامی بینکاری کی تربیت دینے میں مصروف عمل ہیں تاہم یہ تربیت حاصل کرنے والوں میں اکثریت ان افراد کی ہے جو کنوینشنل بینکوں میں سالہا سال تک کام کرتے آئے ہیں اور ظاہر ہے کہ اسلامی بینکاری کے کسی ایک کورس سے گہرا رسوخ بھی حاصل نہیں ہوتا، اسلئے بعض مرتبہ اسلامی بینکوں میں بیٹھے ملازمین بھی اسلامی تمویلی طریقوں کو صحیح انداز میں بیان نہیں کرپاتے خصوصاً جب انہیں دینی علوم میں دسترس کے حامل کسی شخص سے گفتگو کرنی پڑے، تو وہ انہیں صحیح بات نہیں سمجھا پاتے، جس سے یہ تأثر لیا جاتا ہے کہ رائج اسلامی بینکاری شرعی اصولوں پر پوری نہیں اترتی۔ یہ طرزِ عمل درست نہیں۔ حق کے متلاشی کو صرف ایک بینک ملازم سے ملاقات پر اکتفا نہیں کرنا چاہئے بلکہ سب سے بہتر تو یہ ہے کہ وہ اس بینک کے شریعہ ایڈوائزر سے معاملے کی پوری حقیقت سمجھے ورنہ کم از کم چند بڑے اور اسلامی بینکاری سے متعلق بہتر معلومات رکھنے والے افراد سے رہنمائی حاصل کرے۔ اس طرزِ عمل سے انشاء اللہ اسلامی بینکاری کو بہتر طریقے سے سمجھنے میں مدد ملیگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## چند توجہ طلب پہلو:

اب ہم اسلامی بینکوں کے چند اُن پہلوؤں کی نشاندہی کرتے ہیں ، جن میں بہتری یا تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔

۱۔ جیسا کہ اس رسالے کے شروع میں گذرا کہ اگر مرابحہ ، اجارہ وغیرہ جیسے معاملات کو شرعی احکام کے مطابق انجام دیا جائے تو ایسا کرنا جائز تو ہے لیکن یہ پسندیدہ تمویلی طریقے نہیں اسلئے اسلامی بینکوں کو صرف انہی پر اکتفاء کرنے کے بجائے کلائنٹ سے مشارکہ ومضاربہ کی بنیاد پر بھی فنانس کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے ۔موجودہ حالات میں یہ کوشش قابلِ اطمینان حد تک نہیں ہو رہی۔

۲۔ اگرچہ اسلامی بینکوں کے ملازمین مختلف اداروں سے تربیت حاصل کرر ہے ہیں لیکن ابھی اس سلسلے میں بہت کام کرنے کی ضرورت ہے، بیرونی اداروں سے تربیت حاصل کرنے کے علاوہ ان ڈور (Indoor) سطح پر بھی اسے موضوع بحث لانے کی ضرورت ہے۔جس کا طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ ہر برانچ میں موجود کوئی ایسا شخص جو بہتر طور پر معلومات رکھتا ہو، وہ دوسرے اسٹاف کے ساتھ اپنی معلومات شیئر کرے، کچھ وقت نکال کر باہمی بحث ومباحثہ (Discussion) بھی کیا جائے اور جہاں ضرورت ہو وہاں متعلقہ شریعہ ایڈوائزر کی رہنمائی حاصل کی جائے۔

۳۔ جس طرح اسلامی بینک کے اسٹاف کے لئے مذکورہ معلومات کا حاصل کرنا ضروری ہے ، اسی طرح اسلامی بینک کے کلائنٹ کے پاس بھی صحیح معلومات کا ہونا ضروری ہے ۔آج کل عام طور پر اسلامی بینکوں کے کلائنٹس کے پاس صحیح معلومات کا ذخیرہ نہیں ہوتا اسلئے بعض مرتبہ کلائنٹ کی کسی غلطی کی وجہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھی معاملہ فاسد (Viod) ہو جاتا ہے، اسلئے ان کی تربیت اور انہیں مناسب معلومات فراہم کرنے کا انتظام کرنا بھی ضروری ہے۔

۴۔ایک اہم بات جس کی شکایت بہت سے لوگوں کو کرتے دیکھا ہے، یہ ہے کہ اسلامی بینکوں میں کام کرنے والے افراد کا لباس اور وضع قطع بھی اسی طرح ہوتی ہے، جس طرح کنوینشنل بینکوں میں کام کرنے والے افراد کی ہوتی ہے، اسی طرح کنوینشنل بینکوں کی طرح اسلامی بینکوں میں بے پردہ خواتین کام کرتی ہیں۔ بلاشبہ یہ دونوں توجہ طلب پہلو ہیں اور اسلامی بینکوں کو چاہئے کہ وہ اس سلسلے میں ممکنہ جلدی کے ساتھ مثبت قدم اٹھائیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسلامی بینک کے ساتھ معاملہ کرنے والے ڈیپازیٹرز اور کلائنٹس مناسب طریقے سے ان پر دباؤ ڈالیں تو اس کے بہت مفید اثرات سامنے آسکتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب تک مذکورہ تبدیلی عملی طور پر نہیں آجاتی، اس وقت تک انہیں اسلامی بینک کہنا ہی جائز نہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ انہیں اسلامی بینک کہنے کا مطلب صرف اور صرف اتنا ہے کہ ان میں ہونے والے مالی معاملات شرعی اصولوں سے متصادم نہیں۔

اس وقت پاکستان سمیت کتنے ہی اسلامی ملکوں میں اسلامی یونیورسٹیوں یا عام یونیورسٹیوں کے ''کلیہ معارف اسلامیہ'' میں پینٹ شرٹ میں ملبوس افراد اور بے پردہ خواتین نظر آتی ہیں لیکن آج تک کسی مفتی صاحب کا ان یونیورسٹیوں کو غیر اسلامی یونیورسٹیاں یا ان کلیات کو غیر اسلامی کلیات قرار دینے کا فتویٰ احقر کی نظر سے نہیں گذرا۔ اور اس کی وجہ ظاہر ہے کہ ان اداروں کو ''اسلامی'' کہنے کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ ان میں اسلامیات سے متعلق نصاب کی تعلیم دی جاتی ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا ہے کہ ان اداروں میں پڑھنے والے ہر فرد کی وضع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قطع بھی شریعت کے مطابق ہے ۔ اگر ان اداروں کو اسلامی کہنے کی گنجائش ہے تو ان بینوں کو بھی اسلامی کہنا ناجائز نہیں ۔ تاہم اس بات کی ضرورت بہر حال ہے کہ اسلامی بینکوں سے مذکورہ خرابی کا ازالہ جلد از جلد کیا جائے ۔

## حقیقت حال :

البتہ اس سلسلے میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں اور یہ بات اسلامی بینکوں کو عذرِ گناہ فراہم کرنے کیلئے نہیں بلکہ حقیقتِ حال کی عکاسی کے طور پر عرض کر رہا ہوں ۔ وہ یہ کہ اس وقت امت مسلمہ مجموعی طور پر اپنی ذاتی وشخصی زندگی میں اسلامی تعلیمات سے بہت دور ہے ، اس وقت پاکستان سمیت کتنے ہی اسلامی ممالک ایسے ہیں جہاں بے پردگی عام ہے بلکہ بعض اسلامی ممالک تو ایسے بھی ہیں جہاں شرعی پردہ کرنا قانوناً منع ہے اور بعض اسلامی ممالک ایسے بھی ہیں جہاں کا قومی لباس ہی پینٹ شرٹ ہے اور پاکستان میں اس وقت کتنے ہی کارخانے ، فیکٹریاں ، دفاتر حتیٰ کہ تعلیمی ادارے ایسے ہیں جہاں بے پردہ خواتین اور مغربی وضع قطع میں ملبوس مسلمان نظر آتے ہیں ۔ شاید یہ صرف اسلامی بینکوں کا المیہ نہیں بلکہ پوری امت کا اجتماعی مسئلہ ہے جو مغرب کی غلامی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے ۔ اسلئے اس کے حل کیلئے ایک جامع منصوبہ بندی اور عالمگیر دعوتی نظام قائم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم زندگی کے ہر میدان میں اسلامی احکام کی بہاریں دیکھ سکیں ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ظاہر و باطن کو شریعت کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ ( آمین )

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی النبی الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

# ادارہ اسلامیات


پبلشرز — بک سیلرز — ایکسپورٹرز

موہن روڈ، چوک اُردو بازار، کراچی ـــــــــ فون : ۳۲۷۲۲۴۰۱

۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان ـــــــــ فون : ۳۷۲۴۳۹۹۱ ۳۷۳۵۳۲۵۵

دینانا تھ مینشن مال روڈ، لاہور ـــــــــ فون: ۳۷۳۲۴۴۱۲، فیکس: ۳۷۳۲۴۷۸۵ ۴۲ ۹۲

E mail:islamiat@lcci.org.pk —— idara@brain.net.pk